ہوائے بطحا

حمد، نعتیں، قطعات،
درود وسلام

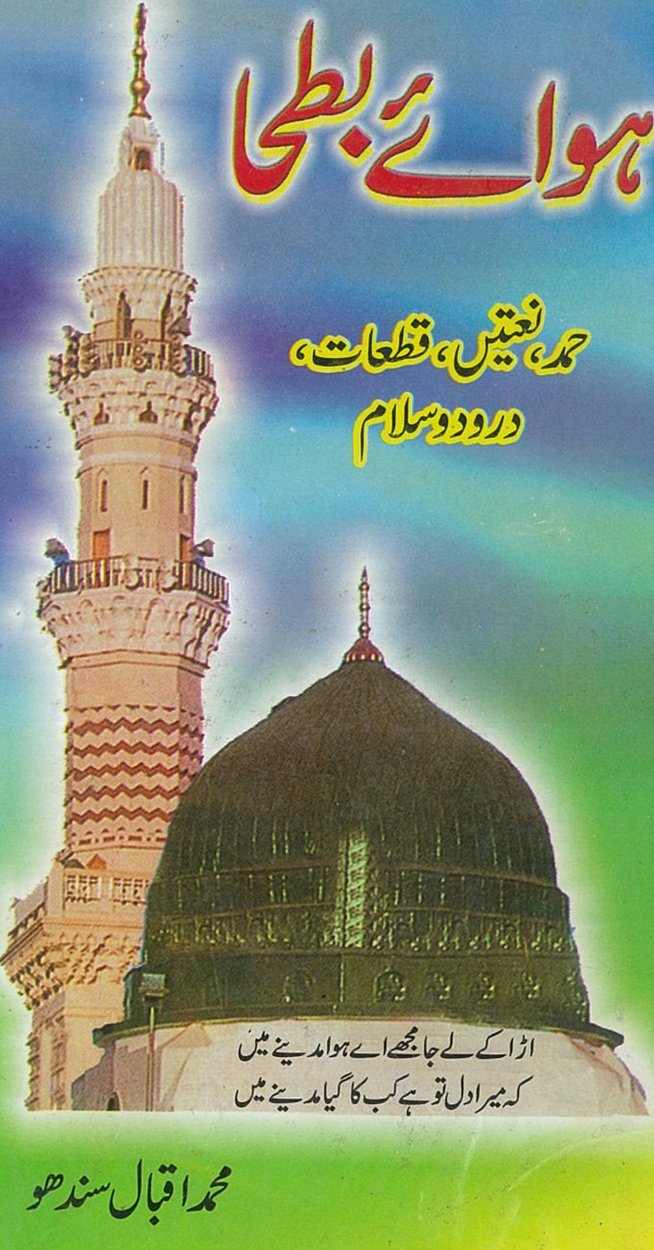

محمد اقبال سندھو

ہوائے بطحا
محمد اقبال سندھو

غلام سرورؐ دیں ہیں ہماری بات ہے کیا
ہے ان کے ساتھ جو نسبت بہت قریب کی ہے
مگن ہیں ان کے خیالوں میں ہر گھڑی ہر پل
لگن جو دل کو لگی ہے در حبیبؐ کی ہے

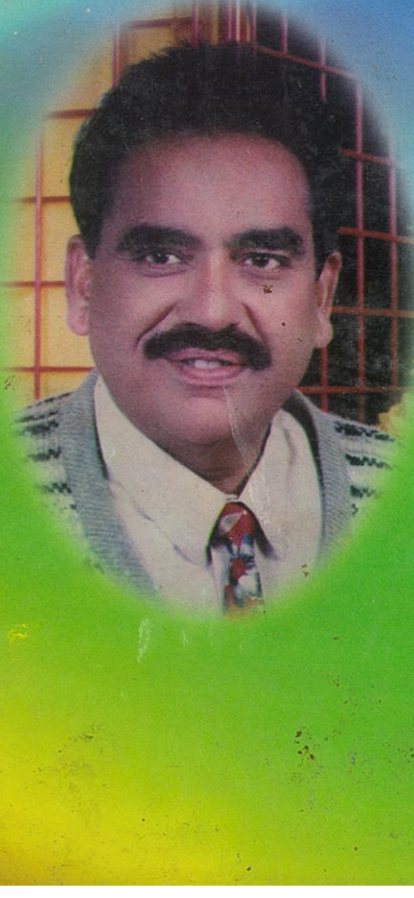

بخت آوری

مدحتِ محمدؐ کا سلسلہ ازل تا ابد جاری رہے گا پوری کائنات اسمِ محمدؐ سے مُعطر ہے۔ ذِکرِ رسولؐ کو ہر دور میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب قرآنِ مجید کے ورق ورق پر نعتِ رسولؐ کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ جو ایسی مسلسل نعت ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

اِس دور میں جبکہ اُمتِ مُسلمہ پر اغیار کی طرف سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے جغرافیائی، نظریاتی اور ثقافتی سرحدوں پر بڑے منظم طریقے سے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اِن حملوں کا مؤثر توڑ ہم اپنے نوجوانانِ ملت کے اندر عشقِ خدا اور عشقِ محمدؐ کے بھانبڑ مچا کر ہی کر سکتے ہیں جس کا ذریعہ حمد و نعت ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ نعت گو شُعراء اور نعت خواں حضرات جو عشقِ حقیقی کی لازوال دولت کو بانٹتے پھرتے ہیں۔

جناب محمد اقبال سندھو مُلتانی بھی ایسے ہی نعت گو شُعراء کی صف میں شامل ہیں جو وطن سے دُور کویت میں بیٹھ کر ملت کے نوجوانوں کو اپنے نعتیہ اشعار کے ذریعے آقا و مولا محمدؐ عربی کی غلامی کا دَرس دیتے ہیں۔ اِن کا نعتیہ مجموعہ ہوائے بطحا انکی پہلی کاوش ہے۔ مجھ سمیت اِدارہ منہاج القرآن کے ہزاروں رفقاء اِس کارِ خیر پر انہیں دِلی مُبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہیں کہ انہیں اِس میدان کا عظیم شہسوار بنائے۔ (آمین)

ادنیٰ خادم ادارہ منہاج القرآن کویت

محمد یوسف بختاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام جناب

کی خدمت میں ہدیہ خلوص

احقر اقبال سندھو

M. Iqbal

21.3.2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ○

ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو !

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶ "القرآن"

جُملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

سرِورق	علی آرٹ:061-540097
مصنف	الحاج محمد اقبال سندھو
اشاعت	پہلی بار
کمپوزنگ	حسن منظور
کمپیوٹر تزئینِ اشاعت	شہزاد مقبول سندھو
تعداد اشاعت	ایک ہزار
پبلشر	خان پرنٹنگ ایجنسی ملتان
	صدیقی مارکیٹ النگ پاک گیٹ ملتان
ناشر	محمد محبوب عالم
قیمت	=/100روپے

ملنے کے پتے

الفلاح سرجیکو نشتر روڈ ملتان

فون:-541013

مطر گارمنٹس کریم شاپنگ سینٹر ملتان کینٹ

فون:-549511

قادری بک سٹال چوک پاک گیٹ ملتان

ہوائے بطحا

حمد، نعتیں، قطعات، محمدی ماہیے، درود و سلام

تصنیف

محمد اقبال سندھو

پتہ

مکان 1730/c5 محلّہ کڑی جمنداں بابر روڈ خونی برج ملتان پاکستان

حال مقیم:- کویت پوسٹ بکس نمبر 22997 صفات کویت

فون 00965 - 9462840

عرضِ اول

بِنا رَضائے اِلٰہی نہیں ہے کچُھ مُمکِن
ہے جِس کی خاص عِنایت ، سُخنوری میری
نہیں یہ فِکر کی شوخی کا کوئی سَر چشمہ
کِتاب عشقِ محمدؐ سے ہے بھری میری

اِنتساب

اپنے والدِ مرحُوم کے نام

جِن کی صحبت اور تربیت نے مجُھے یہ فیض بخشا

محمدِ اقبال سندھو

محمد اقبال سندھو جسے میں جانتی ہوں

محمد اقبال سندھو کو میں نے کویت میں 1979ء کے مشاعرے میں دیکھا تھا اور جب صدی کا اختتام ہوا تو بالعموم شاعر تو وہ پہلے بھی تھا بالخصوص نعت گو شاعر کی حیثیت سے سامنے آیا...... بلکہ یہ کہنا پڑے گا اقبال تو وہ پیدائشی طور پر تھا اقبال مند ہو کر (کویت میں جہاں نعت گو شُعراء نسبتاً کم ہیں) صف اول میں آکھڑا ہوا جو ہر دم حبیب الثقلین نبی الحرمین صلعم کے خیالات اور یاد میں ڈوبا رہتا ہے۔اس کا قلبی اتصال فاصلوں سے مبرا...... اور اس کی فکری ریاضت اور روحانی لطافت اسے مختاوری کی سند عطاء کرتی ہے۔اس نے قلم اٹھایا بھی تو اس ذات والا صفات کے لئے جو "محمدؐ" ہے۔ ہوائے بطحا اس کا اولین مجموعہ کلام ہے۔جس میں حمد ، نعتیں ، قطعات اور محمدیؐ ماہیے شامل ہیں جسے اس نے بجا طور پر اپنے والدِ مرحوم و مغفور سے منسوب کیا ہے۔کتاب کا نام نعت سے کشید کیا گیا ہے۔کلام میں سلاست۔برجستگی اور شیفتگی ہے۔جو حد درجہ جاذب توجہ ہے۔اشعار دلپذیر اور واردات قلبی کے نمائندہ ہیں۔عشق نبیؐ میں ، موت حیات میں اور حیات نجات میں ڈھلتی ہے۔اس جذبے کا عکاس ایک شعر ملاحظہ ہو۔

اِک گھونٹ سے ہی میری تو دُنیا بدل گئی
عشقِ نبیؐ تو چشمۂ آبِ حیات ہے۔

امام القبلتین کی عدیم النظیر ہستی خود خالق کی مدح کا موضوع ہے۔

دوسرے لفظوں میں مدحتِ رسولؐ۔ سنت اللہ ہے۔

ولن تجد لسنت الله تبديلاه

اقبال نے اپنے اشعار میں اس مضمون کو کیسے باندھا ہے دیکھئے۔

مدحت لکھوں میں انکی کہاں ہے مری مجال
مدحت سرا ہے آپؐ کا جب رب ذوالجلال

جب وہ دیارِ نبیؐ سے دور ہوتا ہے فراقِ محمدیؐ اسے بے چین کئے رکھتا ہے تو وہ کہتا ہے۔

دردِ فرقت سہا نہیں جاتا
حال جو ہے کہا نہیں جاتا
اب تو بُلوا ہی لیجئے در پہ
یا نبیؐ اب رہا نہیں جاتا
دیر کیوں ہو گئی بلانے میں
سخت بے چین ہوں میں آنے میں
اِک اِشارہ ہی چاہئے آقاؐ
پھر سے بگڑی مری بنانے میں
یوں تو عمرہ بھی ہے حج بھی ہے زیارات بھی ہیں
گر بلانا ہو تو ہیں لاکھ بہانے آقاؐ

اور پھر عطائے حضوری کے موقع پر دِل کو بجاطور پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مُبارکباد اے دِل رب نے آخر کار سُن ہی لی
زہے قِسمت کہ ہم بھی کوچہ دلدار میں آئے

اور مدینے میں آقائے دوجہاں کے لطف وکرم کے ترانے گاتا ہے۔

مدینہ آن کے کچھ مانگنا عجیب لگا
کہ کیا یہ کم ہے کہ میں آگیا مدینے میں

رسولؐ پاک نے پہلے مجھے نواز دیا
لگائی بھی نہ تھی جا کر صدا مدینے میں

وہ جلوہ محمدؐ میں جلوہ خدا دیکھتا ہے۔اور کہتا ہے۔

جو کوئی دیکھ سکے تو تمہارے جلووں میں
وجودِ باری تعالیٰ دکھائی دیتا ہے

وہ عشقِ محمدؐ کو صلہ اطاعت خداوندی سمجھتا ہے۔

ہاتھ آیا کسی کے تو اطاعت میں انہی کی
یہ عشقِ محمدؐ ہے جو ملتا نہیں زر سے

وہ نعت گوئی میں اپنی کم مائیگی کو محسوس کرتے ہوئے توکل بھی نبھاتا ہے۔اور اسے اپنی عین سعادت بھی سمجھتا ہے۔

نہ کور مغزی سے اپنی گھبرا ثناء کی اقبالؔ ابتداء کر
یہ جس کے محبوب کی ثناء ہے وہ خود ہی اچھے خیال دے گا

مجھ ایسا عاصی بھی بن جائے نعت گو شاعر
نصیب جس گھڑی اقبالؔ رخ بدلتا ہے

تعشق اور لذت چشیدگی سے پُر ایک شعری نمونہ ملاحظہ ہو۔

عاشق ہو تو پھر عشق میں تم ڈوبنا سیکھو
دریائے عقیدت میں بھی منجدھار بہت ہیں

اقبال نے چھوٹی اور بڑی دونوں بحور میں طبع آزمائی کی ہے۔اور اچھے اشعار نکالے ہیں۔طویل بحر میں ایک شعر دیکھئے۔

روضۂ پاک پر جب ہوئی حاضری اک خلش دِل کو بے چین کرتی رہی
گنبدِ سبز کو دیکھنے کے لئے دیدہ دل میں بھی روشنی چاہئے

کلام میں برجستگی، شگفتگی، والہانہ عقیدت، سادگی، یقینِ کامل اور جراتِ اظہار بھی ہے، ملاحظہ ہو۔

میں تو قدموں سے لپٹ جاؤں گا موقع پا کر
حشر کے دن جہاں صورت نظر آئی تیری

کرتا ہے محبت بھی تو محبوب خدا سے
صد آفریں اقبالؔ ترے حُسنِ نظر پر

حب محمدؐ کو بجاطور پر بخشش کا وسیلہ بلکہ سند تسلیم کرتا ہے

قدسی اقبالؔ لگے لینے بلائیں میری
جب وہ جانے برا دلبر ہے مدینے والا

یہ تو اقبالؔ کی بخشش کا ہے ساماں جو بھی
حُبِ احمدؐ میں تجاوز کا ہے الزام آیا

بسے ہیں آپ مرے دِل کے گوشے گوشے میں
ہے کِس کے پاس مکاں میرے اِس مکاں کی طرح

درود لامکانی ڈاک کے لئے ٹکٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ورنہ دعاؤں اور عبادات کی ڈاک "بیرنگ" ہو جاتی ہے۔ نہ صرف اتنا بلکہ خود خدا آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود بھیجتا ہے۔

اِس کے لئے اقبال کا شعر دیکھئے

درود بھیج نبیؐ پر سنوار بگڑی ہوئی
یہی وہ سکہ ہے جو لامکاں میں چلتا ہے

نعتوں اور قطعات میں جذبوں کی مٹھاس دھیرے دھیرے روح سے اٹھ کر جسم وجان میں رچتی بستی دکھائی دیتی ہے بلکہ نظموں میں بلا کی روانی اور احساس میں ڈوبتی ہوئی جیتی جاگتی منظر نگاری ہے "ارہاص" معراج نامہ " صل علیٰ نبینا " اور" سلام " میں تراکیب اور لفظی انتخاب اہلِ دِل کو اِس رشکِ جنت وادی گلپوش میں جانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ خالص روحانی غذا ہے۔ عروضدان و ناقدین حضرات شعری تنقید کے لئے مخصوص بحروں کے قائل ہیں جبکہ نعتیہ اور حمدیہ شاعری کے لئے ایک اور بحر منسوب ہے۔ اور وہ ہے بحرِ

عقیدت جس کے اوزان دسترسِ انسانی سے باہر ہیں جن پر قلم زدگی کا اختیار قلمدارِ تقدیر کے پاس بھی نہیں اگرچہ محمد اقبال سندھو کو نعت ورثے میں ملی ہے پھر بھی یہ اس کا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ اس نے ابتداء نعتیہ شاعری سے کی ہے میرا ایمان ہے کہ " ہوائے بطحا " اس کے لئے پروانہ نجات اور عاشقانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے قرۃالعین بھی ثابت ہو گی۔

انشاء اللہ.................اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

مسرت جبین زیبا
پوسٹ بکس نمبر 25427
کوڈ 13115 صفات کویت
فون نمبر 4319516

اظہارِ خیال

ملتان کے اس اقبال کا اقبال دو لحاظ سے بلند ہے ایک تو یوں کہ یہ نام سنتے ہی سیالکوٹ کا صاحب اقبال اقبال یاد آجاتا ہے۔ دوسرے اس لئے کہ اسے حُبِ رسول ورثے میں ملی ہے اقبال کے والد صوفی محمد علیؒ لحن داؤدی رکھنے والے اس مقام کے نعت خواں تھے کہ پاکستان بھر میں کسی قابلِ ذکر محفلِ میلاد یا مذہبی تقریب یا جلسے کے انعقاد کا تصور ان کے بغیر ناممکن سی بات تھی ان کے شعوری یا غیر شعوری اثرات کا اقبال کی زرخیز ذہنی زمین پر مرتب ہونا ایک فطری سی بات تھی اس بات کا احساس مجھے اس وقت ہوا جب وہ میرے پاس زیرِ تعلیم تھا ۔ان دنوں میں اپنی نعتیں کسی مذہبی رسالے میں بھیجا کرتا تھا تو اقبال نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا اور اپنی شاعری کی ابتداء افضل ملتانی کے قلمی نام کے ساتھ نعتیہ کلام سے کی جو کہ صنفِ شاعری میں داخل ہونے کا بابرکت اقدام تھا۔ کلام کی اشاعت سے اس کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ معمولی سی ہدایات اور مشورے سے وہ اچھی نعتیں کہنے لگ گیا۔ اس کے بعد اقبال کا بیرونِ ملک کا پروگرام بن گیا۔ ادھر میں بھی یورپ اور افریقی ممالک میں پہلے تعلیم اور پھر اپنی روزی کے دانے چننے چلا گیا اور آخر باہر کی ہوا سے سیر ہو کر لوٹ کے گھر آگیا

لیکن اقبال کو باہر کی ہوا ایسی لگی کہ 27 برس گزرنے کے بعد بھی اس کا دل نہیں بھرا اس عرصہ میں ہماری ملاقاتوں اور خط و کتابت کا سلسلہ اتفاقیہ اور برائے نام سا رہا۔

پچھلے دنوں جب اقبال مجھ سے ملنے کے لئے گھر آیا تو میں اس کی نیاز مندانہ فطرت سے بہت متاثر ہوا۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ لیکن ادبی موضوع پر میں نے کوئی ذکر نہ چھیڑا کیونکہ میرا خیال تھا کہ اقبال کے ادبی ذوق کو بھی میری طرح بیرونی مادی ماحول کی ہوا لگ چکی ہوگی۔ لیکن جب دورانِ گفتگو یہ انکشاف ہوا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اقبال کی یہ ملاقات محض نیاز مندی کا اظہار ہی نہیں بلکہ اس مرتبہ وہ متعدد خوبصورت نعتوں کا مسودہ برائے مشورہ و اظہارِ خیال اپنے ساتھ لایا ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی کہ اس نے کویت میں اپنے قیام کے دوران بطور شاعر اور بالخصوص نعت گو ایک اچھا خاصا مقام حاصل کر لیا ہے۔ مجھے اس حقیقت کا اس مسودے کو پڑھ کر تب احساس ہوا جب چشمِ تصور نے پرانے شاگرد کو ایک استاد شاعر کا روپ دھارتے دیکھا اور مجھے اپنا سر فخر سے بلند ہوتا محسوس ہوا۔

اقبال کا یہ مسودہ پردیس میں لکھا گیا جہاں کوئی ادبی رہنمائی کا مناسب ماحول نہیں جیسے کہ ملتان میں بیشمار ادبی تنظیموں کی موجودگی میں ہے لگتا ہے کہ اقبال خود کویت کی ادبی ماحول ساز شخصیت بن کر ابھرا اور نعت کی رغبت نے وہاں ایک روحانی فضا کو جنم دیا۔ ہاں البتہ بقول اقبال وہاں کی ایک پڑھی لکھی علمی شخصیت اور صاحبِ دیوان شاعرہ محترمہ مسرت جبین زیبا کے وجود نے مہمیز کا کام

کیا اقبال سے محترمہ کے چند اشعار سن کر میں بھی ان سے غائبانہ متاثر ہوا۔ دیارِ غیر میں ایسے لوگوں کی ادبی اور مذہبی کاوشیں وہاں کے پاکستانیوں کے لئے غنیمت ہیں اور خواہش ہے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ............

جہاں تک اس مسودے کے معیار کا تعلق ہے میرے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے کہ افضل ملتانی اور اقبال کویتی کے کلام میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔کویت جاکر اقبال نے اپنے اندر کے افضل ملتانی کی صلاحیتوں کو محنت لگن اور روحانی جذبے سے جِلا بخشی۔ اور اس وقت ان کے نعتیہ کلام نے اسے نہ صرف کویت بلکہ پاکستان کے اچھے خاصے نعت گو شعراء کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ ان کے کلام میں محبوبِ خداؐ سے گہری محبت کا واضح اظہار ملتا ہے۔ اور وہ کئی مقامات پر عشقِ رسولؐ میں ڈوبا نظر آتا ہے۔ اقبال کے کلام کو پڑھ کر بلا تامل اس کے لئے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نبی اکرمؐ سے عقیدت کو قبول فرمائے اور اس کے صدقے اور وسیلے سے اسے آخرت میں اس کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ (آمین۔ ثم آمین)

منظور الحق بٹالوی ملتان

24 اکتوبر 2000ء

۷۸۶

کچھ اپنے بارے میں

قارئین کرام! السلام علیکم

عام طور پر تو یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں لیکن یہ شخصیت جو آپ سے مخاطب ہے تعارف کی محتاج ہے سوچ رہا ہوں کہ اپنا تعارف کہاں سے شروع کروں میری پیدائش **1946** میں ہوئی۔ مسلم گھرانے کا چشم وچراغ ہوں۔ پاکستانی ہوں' ولادت پاکستان کے شہر پیری پور ملتان میں ہوئی۔ مستقل رہائش بھی یہیں ہے۔ میرے والد بزرگوار کا شمار ملک کے بہترین نعت خوانوں میں ہوتا ہے۔ انہیں **50** سال نبی کریم ﷺ کی ثناء خوانی کا شرف حاصل ہے۔ جنہیں دنیا بہترین القاب سے نوازتی رہی

جیسے بلبلِ پاکستان، طوطیِ پاکستان وغیرہ۔ شاید آپ بھی جانتے ہوں ان کا نامِ نامی اسمِ گرامی صوفی محمد علیؒ فریدی چشتی ملتانی نعت خواں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے (آمین) آپ شرقپور شریف سے فارغ التحصیل، عاشقِ رسولؐ تھے۔ میرا بچپن اور لڑکپن ان کی صحبت میں گزرا۔ نبی کریم ﷺ کی شان میں اتنا خوبصورت کلام سناتے کہ ایمان تازہ ہو جاتا اور سامعین محفل عش عش کر اٹھتے۔ احادیث سناتے کہ اہل محلّہ بھی فیضیاب ہوتے۔ میری والدہ محترمہ اور بہن بھائی بھی ذوق و شوق سے سنتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ (آمین) اسی صحبت نے مجھے یہ رنگ بخشا۔ گاہے بگاہے ثناء خوانی رسول اللہ ﷺ کرتا رہا۔ بچپن میں باقاعدہ ترنم سے پڑھا کرتا تھا۔ بعد میں بسلسلہ روزگار کویت چلا گیا۔ 1973ء سے آج تک وہیں مقیم ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلد وطن واپسی ہوگی وہ بھی مستقل۔ ملک بدری نے ترنم سے ذرا دور کر دیا۔ تحت الفظ پڑھ کر دِل کی پیاس بجھاتا رہا۔ میرے ہمکار جناب الحاج محمد شبیر صاحب ہر ماہ اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اُن محفلوں میں میری باقاعدہ حاضری ہوتی رہی۔ نعت لکھتا رہا پیش کرتا رہا۔ کسی ماہ غیر حاضری ہوتی تو وہ بہت محسوس کرتے میں اگر یہ کہوں کہ مجھے باقاعدہ نعت گو شاعر بنانے میں ان کا بڑا ہاتھ ہے تو جھوٹ نہیں۔ ان

کے اہلِ خانہ بھی بہت ذوق و شوق سے سنتے شریکِ محفل جناب عبدالرزاق چشتی، جناب راجہ محمد عارف خان، خالد نقشبندی صاحب، سعید پسروری صاحب، محمد رفیع صاحب، محمد افضل صاحب جن کا شمار کویت کے بہترین نعت خوانوں میں ہوتا ہے، نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ اس کے بعد برادرم محمد اسماعیل سندھو، مقبول حسین سندھو، مقصود احمد سندھو، عزیزم اعجاز احمد اعجاز، شاہد مقصود اور دیگر صاحبان کے اصرار پر اس مجموعہ کلام کو ترتیب دیا۔ کیونکہ " ہوائے بطحا " میری پہلی کاوش ہے اس لئے کلام کی نوک پلک اور مشورے کے لئے بہت بڑے شاعر کی ضرورت تھی۔ تلاش بسیار کے بعد جناب ڈاکٹر محمد مشتاق صاحب جو کویت میں خطیب بھی ہیں، کی وساطت سے محترمہ مسرت جبین زیبا صاحبہ جو اتفاق سے کویت میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مقیم ہیں تک رسائی ہوئی۔ اتنی بڑی شخصیت چار کتابوں کی مصنفہ ہیں ان کی حالیہ کتاب " چلے بھی آؤ گلاب رُت ہے " شاید آپ کی نظر سے گزری ہو۔ کمال کی شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی عظیم خاتون ہیں۔ میری باقاعدہ استاد ہونے کے ساتھ ساتھ میری بیٹی، بہن اور ماں بھی ہیں۔ میں نے ان میں یہ تینوں روپ دیکھے ہیں ۔ گو عمر میں وہ مجھ سے چھوٹی ہیں۔ لیکن تعلیم میں بہت آگے۔ ایم اے

اردو واسلامیات ہیں۔انہوں نے میری بہت حوصلہ افزائی کی۔اپنے مفید مشوروں سے نوازا اشعار کی نہ صرف نوک پلک درست کی بلکہ انہیں اور بھی خوبصورت بنایا۔اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجرِ عظیم دے اور صحتِ کاملہ سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شریک حیات اور اولاد پر بھی اپنا سایہ رحمت رکھے۔ آمین ثم آمین!!

اب آخر الذکر آتے ہیں میرے سب سے پہلے استاد جناب منظور الحق بٹالوی جو میرے بزرگ عالی مقام استاد جناب دین محمد رحمتہ اللہ علیہ کے نورِ چشم ہیں۔ ماسٹر دین محمد صاحب ہمیں سبق دیتے مگر منظور صاحب ہمیں باقاعدہ یاد کرواتے تھے۔ان کا گھر علم کا گہوارہ ہے ۔نہ صرف قرب وجوار بلکہ دور دور سے طلباء آکر یہاں سے علم کی روشنی لے جاتے۔ اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور خدا کرے قیامت تک جاری رہے۔ آج کل وہ محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب میں سکیل 19 ریگولر کی پوسٹ پر بطور سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اقبال سیکنڈری سکول شاہ رکنِ عالم کالونی میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں منظور صاحب نہ صرف دنیائے علم میں بڑے ہیں اعلیٰ ڈگریوں میں بی۔ایس ۔سی' ایم۔اے (انگلش) بی ایڈ اور ایم ایڈ شامل ہیں۔میرے اس کلام کو بڑے شوق اور دلچسپی سے پڑھا مزید بہتر بنانے میں ضروری اور مفید

مشوروں سے نوازا اور اِس کی اشاعت میں بھر پور تعاون کیا۔میں ان کی کس کس بات کا شکریہ ادا کروں۔یقین کریں مجھے تو تعلیم اور شاعری کی دنیا میں چلنا ہی انہوں نے سکھایا ہے۔مجھے زبان خدا نے دی مگر بولنے کا ڈھنگ انہوں نے بخشا۔میں نے ان سے کیا نہیں لیا۔طویل عرصے بعد بھی مجھے ان سے ملاقات پر ان کا وہ ادبی دور بھی یاد آگیا جب وہ اخبارات و رسائل میں چھپا کرتے تھے ریڈیو ملتان کے لئے فیچر' بچوں کے پروگرام اور ریڈیو مشاعروں میں شرکت کیا کرتے تھے۔دراصل ان سے اسی صحبت کے دوران میری کشت طبع میں شاعری کی نرسری نمودار ہو چکی تھی جس کی آبیاری کویت میں ہوئی۔اتنا کچھ لینے کے باوجود دعائیں بھی ان سے لیتا ہوں۔انہیں میری کسی دعا کی ضرورت نہیں پھر بھی میں ان کے لئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں عمرِ خضروی عطا کرے۔ان کا سایہ ان کی اولاد پر تا قیامت رکھے اور مجھے ہمیشہ کی طرح تادمِ حیات نوازتے رہیں۔آمین ثم آمین!!

فطری طور پر خوش مزاج ہوں۔مزاحیہ شاعری بھی کر لیتا ہوں۔انشاء اللہ آئندہ پنجابی نعتوں کا مجموعہ لے کر حاضر ہوں گا۔آخر میں آپ سے اس التجا کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ اس ناچیز کے لئے خدا کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کی خدمت میں پیش

کئے گئے نذرانہ عقیدت کو میرے لئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین!

محمد اقبال سندھو

مکان 1730/C5 محلّہ کڑی جمنداں

"نئی آبادی" بابر روڈ خونی برج ملتان

فون 514147 - 061

حال مقیم :- کویت پی او بکس 22997

صفات کویت

فون 9462840 - 00965

فہرست

نمبر شمار	عنوان	بول	صفحہ نمبر
1	حمد	یارب ترے کرم کا نہیں ہے کوئی حساب	21
2	حمد	مالک ہے جسے چاہے تو جس حال میں رکھے	23
3	درودِ پاک	صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ	25
4	قطعہ	تجھ سا کوئی بھی کسی طور کہیں بھی نہ ملے	28
5	نعت	بنا جو زیبائے عرشِ اعظم	29
6	نعت	اڑا کے لے جا مجھے اے ہوا مدینے میں	32
7	نعت	ارضِ بطحا کی ہوا دِل کو بھلی لگتی ہے	34
8	نعت	کیا نسیمِ سحری بادِ صبا لگتی ہے	36
9	نعت	اِرم کی اور نہ فردوس میں قیام کی ہے	38
10	نعت	پھر ذہن پہ رحمت کی گھٹا چھانے لگی	40
11	نعت	ان کے دربارِ اقدس پہ ہو حاضری	42
12	نعت	چاروں طرف اِک نور کا عالم	44
13	نعت	ترے خادم مرے آقا ترے دربار میں آئے	46
14	قطعہ	بیٹھ کے دیکھ لیا حال ہے جوں کا توں ہی	48
15	نعت	چلو مدینے مدینے والا	49
16	نعت	لو ذکرِ محمد کی شروعات ہی ہو جائے	51
17	نعت	ستاروں میں قمر کا مرتبہ خاص	53
18	نعت	عجب سی دِل کی حالت ہو گئی ہے	55
19	نعت	مکین ارض و سما جس کو آ کے دیکھتے ہیں	57
20	نعت	جب بھی چاہیں وہ ہمیں دَر پہ بلا لیتے ہیں	59
21	نعت	اب مری سوچ کا ہے محور مدینے والا	61
22	قطعہ	ترے محبوب سے قطرہ جو کسی نے مانگا	63
23	نعت	یارسول اللہ ﷺ ترے دَر کی بہاروں کو سلام	64

فہرست

نمبر شمار	عنوان	بول	صفحہ نمبر
24	نعت	بول مجھ سے کبھی دو بول مدینے والے	66
25	نعت	تیرے دَر پر آ گئے ہیں تیرے دیوانے سبھی	68
26	قطعہ	عیاں ہے اِس سے شانِ بے نیازی	70
27	نعت	میں اے سرکار ﷺ اِس قابل کہاں تھا	71
28	نعت	تصور میں جو رہتا ہے	72
29	نعت	متاعِ عشقِ نبی ﷺ کا نشہ شراب نہیں	75
30	نعت	ذرے ذرے نے ہے کی مَدح سرائی تیری	77
31	نعت	دردِ فُرقت سہا نہیں جاتا	79
32	نعت	کیسے ممکن ہے خطا کار مدینے میں رہے	71
33	نعت	داغ فرقت کے نئے اور پرانے	83
34	نعت	ساری دنیا پہ عیاں شوکت رسول اللہ ﷺ کی	85
35	نعت	ہونٹوں پہ مرے اے شاہِ رُسل ﷺ	87
36	نعت	مِرے رسول ﷺ کی پتھر پہ گر نظر جائے	89
37	نعت	جِسے شافع ﷺ دوسرا مل گیا	91
38	نعت	عرشِ اعظم کی زینت مِرا چاند ہے۔	93
39	قطعہ	سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہماری	95
40	نعت	شاہِ خوباں کا مِلا ایسے سہارا جیسے	96
41	نعت	بشر جو سمجھے نہ شانِ پیمبری کیا ہے	98
42	ارہاض	عجیب آپ سے پہلے جہاں کی حالت تھی	100
43	نعت	راحتِ قلب وجگر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے	104
44	نعت	تخلیق جس کے دم سے ہوئی کائنات ہے	106
45	قطعہ	اُس کے محبوب کی اپنائی غلامی جِس نے	108
46	نعت	عصیاں کا مِری جان کو کھٹکا نہیں کوئی	109

فہرست

نمبر شمار	عنوان	بول	صفحہ نمبر
47	نعت	عشقِ احمد ﷺ گر نہ ہو تو زندگی بے کار ہے	111
48	نعت	کرم سرکار ﷺ فرمانے لگے ہیں	113
49	نعت	تِرا رسولوں میں ایسے شمار ہوتا ہے	115
50	نعت	مِدحت لکھوں میں اُن ﷺ کی کہاں ہے مِری مجال	117
51	نعت	تو سارے نبیوں میں اعلیٰ دکھائی دیتا ہے	119
52	نعت	ہے کتنی دِل افروز تِری ذاتِ گرامی	121
53	نعت	یا رب ترے بندوں میں اتنا تو شعور آئے	123
54	نعت	دیر کیوں ہو گئی بلانے میں	125
55	قطعہ	ہم پہ احسان مسلسل وہ کئے جاتے ہیں	127
56	نعت	کرم حضور ﷺ کا ہے بحرِ بے کراں کی طرح	128
57	نعت	مانا تِری رحمت کے طلبگار بہت ہیں	130
58	نعت	راحتِ قلب وجان ڈھونڈ لیا	132
59	قطعہ	منادی ہونے لگی بس وہ آنے والے ہیں	134
60	معراج نامہ	حق نے فرمایا فرشتوں سے یہ اعلان کردو	135
61	نعت	نام لیواؤں میں ان کے جب مِرا نام آیا	140
62	نعت	فراقِ کوئے نبی ﷺ میں جو دِل مچلتا ہے	142
63	محمد ہی ما	یادوں کے سفینے میں	144
64	قطعہ	سجدہ کر قرآن پڑھ حمد وثناء کی بات کر	146
65	نعت	اسیرِ عشق احمد ﷺ ہیں دِل وجان جو میں رکھتا ہوں	147
66	نعت	وقفِ یادِ نبی ﷺ زندگی ہو گئی	149
67	نعت	ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہی تسکینِ جان ہے	151
68	نعت	منسوب ہے دِل اِسلئے اس راہگذر سے	153
69	نعت	جہاں کہیں تِرا جلوہ دکھائی دیتا ہے	155

فہرست

نمبر شمار	عنوان	بول	صفحہ نمبر
70	نعت	کیسے لکھ پاؤں تری نعت مدینے والے	157
71	نعت	ہر آن جو رہتا ہوں مدینے کے سفر پر	159
72	نعت	کرب چہرے پہ اور عیاں بھی نہ ہو	161
73	نعت	یہ کون ہے بن کے ابرِ رحمت	165
74	نعت	ترے گیسوؤں کا اسیر ہے	167
75	فریاد	یارسول اللہ ﷺ بڑھی ہے بے کلی دیوانوں کی	170
76	سلام	یا نبی ﷺ سلام علیک	173

حمد باری تعالیٰ

یا رب ترے کرم کا نہیں ہے کوئی حساب
رحمت سے تیری کارگہ زیست پر شباب

دنیا کو تو نے بخشا ہے جو گوہرِ جمیل
تاباں اسی کے نور سے ہیں شمس و ماہتاب

ہیں آشکارا جتنی تمہاری حقیقتیں
مخلوق نے کہاں تری دیکھے ہیں اتنے خواب

لاریب تو قریب ہے حبل الورید سے
نظارا کر سکے ترا ہے کس میں اتنی تاب

رائج ہے دوجہاں میں جو تیرا نظام ہے
جس سے فروزاں علم ہے تیرا ہی ہے نصاب

اک وہ کہ لن ترانیاں جس کا نصیب تھا
اِک وُہ حبیبؐ جو ہوا جلووں سے فیضیاب

لکھے گا حمد کیا تری اقبالؔ بے نوا
ہے جب بعید وہم و گماں سے تری جناب

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

مالک ہے جسے چاہے تو جس حال میں رکھے
افلاک پہ لے جائے یا پاتال میں رکھے

راضی ہو رضا پر تری بندہ کہ جسے تو
گردابِ سمندر میں یا بھونچال میں رکھے

چاہے تو اسے خلعتِ شاہی سے نوازے
چاہے تو گداگر کی پھٹی شال میں رکھے

چاہے تو اسے بخش دے آوازِ بے ہنگم
چاہے تو اِسے سُر میں کسی تال میں رکھے

چاہے تو بنا دے تو اسے راہ کا پتھر
چاہے اسے چاندی کے بنے تھال میں رکھے

چاہے تو کسی دل کی تمنا ہی بنا دے
چاہے کسی دشمن کی بُری چال میں رکھے

یا اس کو بنا کر کوئی سُرمہ کوئی غازہ
محبوب کی آنکھوں یا خدو خال میں رکھے

دنیا کے غم و فکر و خلش وسوسے مولا
چاہے تو ملا کر دلِ اقبالؔ میں رکھے

☆☆☆

درود شریف

صَلِّ عَلیٰ نبیِّنا صَلِّ عَلیٰ مُحمدٍ
صَلِّ عَلیٰ حبیبنا صَلِّ عَلیٰ مُحمدٍ
عشقِ رسولِ پاک نے مجھ پہ کرم یہ کر دیا
خالی تھا کاسۂ عمل اپنی طفیل بھر دیا

صَلِّ عَلیٰ نبیِّنا صَلِّ عَلیٰ مُحمدٍ
صَلِّ عَلیٰ حبیبنا صَلِّ عَلیٰ مُحمدٍ
کاش درِ رسولؐ پر اپنی اگر ہو حاضری
سمجھوں گا پورا ہو گیا قصد حیات کا مری

صَلِّ عَلیٰ نبیِّنا صَلِّ عَلیٰ مُحمدٍ

صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
اُن کے ظہور سے بڑھی رونق کائنات ہے
پھیلی ہوئی ہے چاندنی نور مری حیات ہے

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

آیا جہاں کو چھوڑ کے دامن آنجنابؐ میں
غم سے نجات دیں حضورؐ جاں ہے بڑے عذاب میں

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
ذکرِ مبارک آپؐ کا بخشے جلا جو آن کو
آئی جو یاد آپؐ کی آیا قرار جان کو

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
وقتِ اخیر خیر ہو پُل پہ تری امان ہو
لِلّٰہ مدد کو آیئے جب مرا امتحان ہو

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

سب کا بھلا اسی میں ہے اچھے نصیب یوں کریں
آپؐ کے نام پر جئیں آپؐ کے نام پر مریں
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ حَبِیبِنا　　صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

☆☆☆

قطعہ

تجھ سا کوئی بھی کسی طور کہیں بھی نہ ملے
اِس قدر خوب بنا کر تجھے رب نے بھیجا
تجھ سے الفت کرے دنیا اسی مقصد کیلئے
اپنا محبوبؐ بنا کر تجھے رب نے بھیجا

☆☆☆

نعت شریف

بنا جو زیبائے عرش اِعظم وہی محمدؐ وہی مکرم
وہی ہمارا رسولِ اکرمؐ وہی محمدؐ وہی مکرم

وہی حبیب خدا محمدؐ وہ سرورِ انبیاء کہ جس کی
رہینِ منت ہے نسلِ آدم وہی محمدؐ وہی مکرم

حضورؐ رب بزرگ و برتر نشست راز و نیاز میں بھی
تھا اپنی امت کا ہی جسے غم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ فلسفی جس کے فلسفے پہ ہے دم بخود کائنات ساری
غریقِ حیرت ہے فکر عالم وہی محمدؐ وہی مکرم

لگا کے اِک ضرب لاالٰہ کی گرا کے ایوان بت کدوں کے
لگا دیا جس نے حق کا پرچم وہی محمدؐ وہی مکرم

کئی خداؤں سے جاں چھڑا کے بس ایک سچے خدا کے آگے
جھکا دی جس نے جبینِ عالم وہی محمدؐ وہی مکرم

سوادِ شیطاں کو بس میں کر کے دکھا کے اسرار رحمتوں کے
بدل دیا جس نے آ کے موسم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کے دستِ کرم کی جرات نے سورماؤں کے دِل ہلائے
کی جس نے باطل کی خود سری کم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کے دستِ عطا کے آگے اٹھائے دستِ طلب شہنشہ
وہ جس کا جود و کرم ہے پیہم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کی گفتار کے یقیں پر خدا پہ ایمان لائی دنیا
یقیں کو کر ڈالا جس نے محکم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کے رخسار کی تمازت نے کر دیا آفتاب روشن
ہیں جس سے تابندہ ماہ و انجم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کے گیسوئے عنبریں سے درودِ جنت چرائیں خوشبو
فدا ہو عرقِ جبیں پہ شبنم وہی محمدؐ وہی مکرم

وہ جس کے نغمے خلا میں گونجیں وہ جس کی لے پہ ہوائیں جھومیں
فضا میں چھیڑی ہے جس نے سرگم وہی محمدؐ وہی مکرم

کسے ایں گفتے کہ یک نبی کن شفیعِ عالم ' جواب دادم
شما چہ فکرے کہ من ندانم وہی محمدؐ وہی مکرم

بروزِ محشر تلاش کر کے کہیں گے اقبالؔ سے جو آ کے
شما کجا بُود اے نعت خوانم وہی محمدؐ وہی مکرم

☆☆☆

نعت شریف

اڑا کے لے جا مجھے اے ہوا مدینے میں
کہ مِرا دل تو ہے کب کا گیا مدینے میں

سنا ہے میں نے اسی دم قبول ہوتی ہے
کوئی بھی مانگے جو جا کر دعا مدینے میں

مدینہ آن کے کچھ مانگنا عجیب لگا
کہ کیا یہ کم ہے کہ میں آگیا مدینے میں

درِ رسولؐ کی چوکھٹ کو چومنے کیلئے
مچلتے دیکھے ہیں شاہ و گدا مدینے میں

رسولِ پاک نے پہلے مجھے نواز دیا
لگائی بھی نہ تھی جا کر صدا مدینے میں

دوائے دردِ ہمہ قسم دستیاب ہے واں
کھلا ہوا ہے جو دارالشفا مدینے میں

شگفتہ رہنے لگے میرے جان و دل جب سے
مِرا خیال ہے رہنے لگا مدینے میں

نصیب اچھے ہوئے تو کہیں گے سب اقبالؔ
کہ کھینچ لائی ہے اس کو قضا مدینے میں

☆☆☆

نعت شریف

ارضِ بطحا کی ہوا دِل کو بھلی لگتی ہے
ہر گلی طیبہ کی جنت کی گلی لگتی ہے

نامِ احمدؐ تھا مِرے لب پہ تو سب بول اٹھے
ترے منہ میں کوئی مصری کی ڈلی لگتی ہے

ان کا بن جاؤں کسی طور وہ اپنا جانیں
شاخِ امید پہ کھلتی سی کلی لگتی ہے

ان کے الطاف و کرم ان کی عطا کے صدقے
اب تمنا بھی حقیقت میں ڈھلی لگتی ہے

غنچے غنچے پہ ہے احسان ترے گلشن کا
ہر کلی کرتی ہوئی ذکرِ علیؓ لگتی ہے

روزِ محشر تری امت کا ہے روزِ روشن
جو شفاعت ہے تری حرفِ جلی لگتی ہے

ایسا لگتا ہے کہ سرکار ادھر ہیں ٹھہرے
کہ صبا بھی اسی جانب کو چلی لگتی ہے

اڑ کے پہنچوں گا جب آئے گا بلاوا اُن کا
پھر زمیں پر کہاں پیروں کی تلی لگتی ہے

عشقِ سرکارِ دوعالم کی بدولت اقبالؔ
جو بھی مشکل تھی مِرے سر پہ ٹلی لگتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

کیا نسیم سحری بادِ صبا لگتی ہے
یہ تو آئی ہوئی طیبہ سے ہوا لگتی ہے

جس کے جھونکے سے خمار اترے مری آنکھوں میں
جس کی خوشبو سے معطر یہ فضا لگتی ہے

انکی ہر بات میں شامل ہے خدا کا فرمان
ان کے ہر فعل میں اللہ کی رضا لگتی ہے

وہ کہ محبوب خدا ہیں تو خدا کی ہر شے
بانٹ دیتے ہیں تو خالق کو ادا لگتی ہے

بلبلیں چھیڑ دیں نغمہ جو زباں میں اپنی
غور سے کوئی سنے! ان کی ثنا لگتی ہے

آپؐ کے دم سے ہی قائم ہے وجود ہستی
میں تو وہ بات کروں گا جو خدا لگتی ہے

مل کے سب ان کی تمنا کی دعائیں مانگیں
ان کی محفل میں جو مانگیں وہ دعا لگتی ہے

سوچ کر آقاؐ نے دی خاص توجہ مجھ پر
مانگ اقبالؔ کی اوروں سے جدا لگتی ہے

☆☆☆

نعت شریف

اِرم کی اور نہ فِردوس میں قیام کی ہے
لگن مدینے کی ہے مسجد الحرام کی ہے

نثار ہونے کو آتی ہیں راحتیں مجھ پر
تڑپ جو دِل میں مِرے سیّدالانامؐ کی ہے

عروج اتنا ملا آپؐ کو کہ ان کے لئے
جو عرش تک کی مسافت ہے چند گام کی ہے

کسی نے پوچھے نہ اعمال مجھ سے روزِ جزا
زدِ زبان جو تسبیح اُنؐ کے نام کی ہے

جسے لحد میں نکیرین مسکرا کے ملیں
یہ قدر بس مِری سرکارؐ کے غلام کی ہے

ہو اُن کی مست نگاہی کا صدقہ و خیرات
تمنا دِل میں مِرے اِسطرح کے جام کی ہے

پہنچ کے اقصیٰ میں جبریل نے کہا آقاؐ
یہ مقتدی ہیں ضرورت انھیں امام کی ہے

سنائے شعر جب اقبالؔ منہ سے پھول جھڑیں
مثال ایسی فقط آپ کے کلام کی ہے

☆☆☆

نعت شریف

پھر ذہن پہ رحمت کی گھٹا چھانے لگی ہے
پھر یاد مدینے کی مجھے آنے لگی ہے

آنکھوں میں اتر آیا ترے روضے کا منظر
اِس دید سے جاں میری سنور جانے لگی ہے

دے ڈال سندیسہ ہے اگر آقاؐ کا میرے
اے باد صبا کیوں مجھے تڑپانے لگی ہے

سرکارؐ کی مرضی ہے ملے خلد مجھے بھی
خود انکیؐ محبت ہی اثر لانے لگی ہے

آئیں گے خبر لینے مِری اتنا سنا تو
بیمارِیِ دل جلد شِفا پانے لگی ہے

یہ فصلِ بہاراں ہے مِری آخری دم پر
اَپنا بھی لو آقاؐ کہ خزاں چھانے لگی ہے

اقبالؔ ستایا تھا غمِ ہستی نے جس کو
پھر انؐ کی محبت اسے بہلانے لگی ہے

☆☆☆

نعت شریف

اُنؐ کے دربار اقدس پہ ہو حاضری ایسے لمحات ایسی گھڑی چاہیے
جو بسر شاہِ دیںؐ کی محبت میں ہو مجھ کو ایسی حسیں زندگی چاہیے

ذکرِ صلِّ علیٰ لب پہ جاری رہے کیفیت وجد کی جاں پہ طاری رہے
اُنؐ کی سرکار میں پیش ہونا ہے گر قلب میں روح میں بے کلی چاہیے

روضۂ پاک پر جو ہوئی حاضری اِک خلش دِل کو بے چین کرتی رہی
گنبدِ سبز کو دیکھنے کیلئے دیدہِ دِل میں بھی روشنی چاہیے

جس جگہ فیض و برکات کی حد نہ ہو میرے مولا جہاں التجا رد نہ ہو
جس جگہ پر کرم کے خزانے لٹیں ایسا در چاہئے وہ سخی چاہیے

بے سہارا بھٹکتا رہا جابجا مارا مارا میں پھرتا رہا دَر بدَر
آپؐ کا دَر ملا مجھ کو منزل ملی اب اسی دَر سے وابستگی چاہیے

آپؐ کے ذکر سے آپؐ کی یاد سے دِل کے ویرانے لگتے ہیں آباد سے
پر جو دَرپیش فُرقت کی ہیں تلخیاں میرے مولا کچھ اُن میں کمی چاہیے

کوئی شکوہ نہیں دَر سے جو دور ہیں اُن کے ہر فیصلے دِل سے منظور ہیں
ہم غلاموں کی اقبالؔ اوقات کیا اپنے آقاؐ کی خوشنودگی چاہیے

☆☆☆

نعت شریف

چاروں طرف اِک نور کا عالم طیبہ کے انوار نہ پوچھو
ہر سو ابرِ کرم کی بارش برسے موسلا دھار نہ پوچھو

شمعِ رسالت کے پروانے آتے ہیں پیار کے پھول چڑھانے
آپؐ کے در پر گرتے ہیں کیسے یہ دیوانہ وار نہ پوچھو

میٹھی میٹھی لے میں اذانیں دِل میں اتر جائیں سب جانیں
اللہ اکبر اللہ اکبر مسجد کے مینار نہ پوچھو

گنبدِ خضریٰ تکتے تکتے نین تھے ساکت کیونکر تھکتے
عالم پر طاری تھا سکتہ جلووں کی بھرمار نہ پوچھو

روحؒ تھی بے کل آنکھیں پرنم جاں میں رہا تھا کوئی نہ دم خم
ہوش و حواس تھے درہم برہم دِل کی حالت زار نہ پوچھو

محوِ خواب جہاں ہیں سرورؐ یہی تو ہے وہ روضۂ انور
اوٹ سے جس کی دیکھ رہے تھے مجھ کو میرے سرکارؐ نہ پوچھو

سب گڈ مڈ تھے امر و مناہی چہرے پر عملوں کی سیاہی
اِس صورت میں کیسے کرتا ان سے میں آنکھیں چار نہ پوچھو

آنکھ نے کیا کیا ہوتے دیکھا ولی صفت کو روتے دیکھا
اِسی قرینے سے ممکن تھا اُلفت کا اظہار نہ پوچھو

خوف و ہراس بدن پر طاری دیکھ کے سب کی حالت زاری
جوش میں آگئی رحمتِ باری بخش دیئے بدکار نہ پوچھو

چھٹی میری پاس نہیں تھی ویزے کی کچھ آس نہیں تھی
پھر بھی گیا اقبالؔ مدینے کیسے گیا میں یار نہ پوچھو

☆☆☆

نعت شریف

ترے خادم مرے آقاؐ ترے دربار میں آئے
تمنائیں لئے اپنی تری سرکار میں آئے

پتہ ہے ہم کو نہ مایوس لوٹیں گے مگر پھر بھی
" سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے "

مہک اٹھتا ہے جی پھرتے ہوئے طیبہ کی گلیوں میں
کہ جیسے پھول چننے کو کسی گلزار میں آئے

مبارک باد اے دِل رب نے آخر کار سن ہی لی
زہے قسمت کہ ہم بھی کوچۂ دلدار میں آئے

حدودِ ارضِ طیبہ میں پہنچتے ہی لگا ایسے
کہ اٹھ کر دھوپ سے ہم سایۂ دیوار میں آئے

اُسی کے رُخ سے تاباں ہے زمین و آسماں سارے
جھلک جس کی نجوم و مہر کے انوار میں آئے

مرے سرکارؐ کی جو نعت ہے کانوں میں رس گھولے
جو بن کر کیف کی صورت دلِ بے زار میں آئے

تڑپ اٹھتا ہے دِل آنکھوں سے نکلیں خون کے آنسو
کہ جب بھی کربلا کا تذکرہ گفتار میں آئے

نذر کچھ اُنؐ کی کرنا ہے تو کر اقبالؔ جاں اپنی
کہ یہ اسلوب اُلفت کے طریقِ کار میں آئے

قطعہ

بیٹھ کے دیکھ لیا حال ہے جوں کا توں ہی
چھوڑ ساحل کو سفینے کی طرف چلتے ہیں
اِک جگہ ہے جو دل و جان کو راحت بخشے
وہ مدینہ ہے مدینے کی طرف چلتے ہیں

نعت شریف

چلو مدینے، مدینے والا غموں کو خوشیوں میں ڈھال دے گا
دلوں کو بخشے جو شادمانی وہ ایسی صورت نکال دے گا

یقین کو اپنے کر کے محکم چلو گے طیبہ تو کملیؐ والا
گواہ اللہ سر پہ آئی ہر اِک مصیبت کو ٹال دے گا

کسی دہائی کی ہے ضرورت نہ لب کُشائی کی کوئی حاجت
کھڑے رہو بس نظر جھکائے وہ جو بھی دے گا کمال دے گا

خدا نے اپنی خدائی کا جب اسی کو مالک بنا دیا ہے
وہ اپنی رحمت سے نعمتوں کے ہمیں بھی بھر بھر کے تھال دے گا

ثنائے محبوب میں مگن ہیں ہمارا اتنا یقیں ہے اس پر
وہ اپنی محبوبیت کے بل پر ہمیں بھی جنت میں ڈال دے گا

ہماری قسمت جو رنگ لائی حدودِ طیبہ میں آگئے اب
کسی کی جھولی میں پھول ہونگے کسی کو گدڑی میں لعل دے گا

لگے گا یوں جیسے دِل کے صحرا پہ چھا گئے ہوں کرم کے بادل
ہمارے ننگے سروں پہ جس دم وہ اپنی رحمت کی شال دے گا

نہ کوئی حسرت رہے گی باقی پلائے گا جب نظر سے ساقی
وہ اتنا ہم کو نواز دے گا زمانہ جس کی مثال دے گا

نہ کور مغزی سے اپنی گھبرا ثنا کی اقبالؔ ابتدا کر
یہ جس کے محبوب کی ثنا ہے وہ خود ہی اچھے خیال دے گا

☆☆☆

نعت شریف

لو ذکرِ محمدؐ کی شروعات ہی ہو جائے
محفل پہ ذرا نور کی برسات ہی ہو جائے

ہم نے یہ سُنا ہے کہ وہ سنتے ہیں سبھی کی
یہ بات ہے تو اُن سے کوئی بات ہی ہو جائے

اے بادِ صبا میں ترا ممنون رہوں گا
گوش اُن کے اگر صورتِ حالات ہی ہو جائے

کچھ دیر رُکو اے مِرے نگران فرشتو !
شاید مِری آقاؐ سے ملاقات ہی ہو جائے

سرکارؐ کے نعلین مبارک کے تصدق
منظور خدا اپنی مناجات ہی ہو جائے

آجائیں وہ محفل میں تو پھر عرض کریں گے
سرکارؐ ذرا چشمِ عنایات ہی ہو جائے

وہ شب کو اگر دِن کہیں اقبالؔ وہ دن ہو
وہ دِن کو کہیں رات تو وہ رات ہی ہو جائے

☆☆☆

نعت شریف

ستاروں میں قمر کا مرتبہ خاص
قمر سے بڑھ کے سورج کی ضیاء خاص

ہجومِ اولیاء میں غوثِؒ اعظم
گروہِ انبیاء میں مصطفیٰؐ خاص

صداقت میں بڑے صدیقِؓ اکبر
خدا نے بخش دی جن کو وفا خاص

عمرؓ فاروق! بھائی ہے نبیؐ کو
ترے ایمان لانے کی ادا خاص

وہ عثمانِؓ غنی دھن سے دھنی تھے
بنے جو کاتبِ علمِ خدا خاص

علیؓ المرتضیٰ مشکل کشا ہیں
تھا جن کے پاس رعب و دبدبہ خاص

وہ ہیں اقبالؔ رحمت بن کے آئے
تبھی چھائی ہے رحمت کی گھٹا خاص

☆☆☆

نعت شریف

عجب سی دل کی حالت ہو گئی ہے
جو بے چینی تھی راحت ہو گئی ہے

شہہِ دیں سے جو الفت ہو گئی ہے
مری دنیا ہی جنت ہو گئی ہے

طفیلِ مصطفےٰؐ اے ارضِ بطحا
تری بھی قدر و قیمت ہو گئی ہے

جگر میں نور ہے ذکرِ نبیؐ سے
بدن میں پیدا طاقت ہو گئی ہے

بلایا آپؐ نے جو در پہ اپنے
ہماری خوب قسمت ہو گئی ہے

غلامی میں لیا آقاؐ نے ہم کو
یہ بخشش کی علامت ہو گئی ہے

لکھی اقبالؔ نے نعت محمد ﷺ
خدا کی اس پہ رحمت ہو گئی ہے

☆☆☆

نعت شریف

مکینِ ارض و سما جس کو آ کے دیکھتے ہیں
تو ہم بھی چلتے ہیں اُس دَر کو جا کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے ہوتی ہے اُس چھت پہ نور کی بارش
جو زائرین ہیں جلوے خدا کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے منبع رحمت ہے گنبدِ خضریٰ
تو اُس کے سائے میں کچھ پل سما کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے حوریں وہاں کا طواف کرتی ہیں
ملک ترانے درودوں کے گا کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے کاتبِ تقدیر بیٹھتا ہے وہاں
تو خود کو اُس کی نگاہوں میں لا کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے ہم نے وہاں پر نصیب کھلتے ہیں
یہ بات ہے تو نصیب آزما کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اُنس ہے اُن کو گناہگاروں سے
تو اپنا دامنِ عصیاں دِکھا کے دیکھتے ہیں

سُنا ہے ہوتی ہے اُس دَر پہ رِزق کی تقسیم
کہ اغنیا وہاں جھولی پھا کے دیکھتے ہیں

جو نام آتا ہے اقبالؔ نعت خوانوں میں
حضورؐ میری طرف مسکرا کے دیکھتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

جب بھی چاہیں وہ ہمیں در پہ بلا لیتے ہیں
اور پھر اپنی کریمی کا مزہ لیتے ہیں

منفرد ہے ذرا اندازِ گدائی اپنا
بھیک لیتے ہوئے داتا سے دعا لیتے ہیں

صورتِ غم میں ہیں غم کا مداوا نعتیں
جا کے سرکارؐ کی محفل میں سنا لیتے ہیں

رنجِ دنیا نہ کوئی فکر ستائے ان کو
ان کی الفت کو جو سینے میں بسا لیتے ہیں

ہجر کے لمحوں کو بھی وصل کی صورت دے دیں
یاد پر آپؐ کی ہم قبضہ جما لیتے ہیں

ان کی الفت کا اگر رنگ چڑھا ہے ہم پر
اپنی قسمت ہے کسی اور سے کیا لیتے ہیں

آپؐ کی یاد بھی افکار میں شامل کر کے
ہم تو سوئی ہوئی تقدیر جگا لیتے ہیں

کبھی چھوڑیں نہ ہمیں حال پہ اپنے آقاؐ
بڑے نازک ہیں کہ ہم دل کو لگا لیتے ہیں

بڑا بنتا ہے تو اقبالؔ گناہوں والا
ان گنت تجھ سے وہ دامن میں چھپا لیتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

اب میری سوچ کا محور ہے مدینے والا
اب سکونِ دلِ مضطر ہے مدینے والا

رب کا محبوب پیمبرؐ ہے مدینے والا
سارے نبیوں کا جو سرورؐ ہے مدینے والا

اب کوئی سمجھے نہ بے یار و مددگار مجھے
میرا حامی مرا ناصر ہے مدینے والا

اب میں بھولا ہوا بھٹکا ہوا انسان نہیں
میرا ہادی مرا رہبر ہے مدینے والا ہے

اُس کے جلووں نے دو عالم کو کیا ہے روشن
ابھرا مکے سے جو خاور ہے مدینے والا

جاں میں جاں آئی سرِ حشر گناہگاروں کی
دیکھا جب شافعِ محشر ہے مدینے والا

بابِ جنت پہ مجھے دیکھ کے حارس بولے
اس کو جانے دو یہ شاعر ہے مدینے والا

جس کی حرمت پہ تقدس پہ تصدق ہے جہاں
ہاں وہی روضۂ انور ہے مدینے والا

کیوں دکھاتے ہو مجھے نامۂ اعمال مرا
مجھ کو کیا ڈر مرے سر پہ ہے مدینے والا

رہے طیبہ میں کچھ ایسے مرا آنا جانا
لوگ بولیں یہ مسافر ہے مدینے والا

قدسی اقبالؔ لگے لینے بلائیں میری
جب وہ جانے مرا دلبرؐ ہے مدینے والا

☆☆☆

قطعہ

ترے محبوبؐ سے قطرہ جو کسی نے مانگا
میرے مولا اسے بخشا ہے سمندر تو نے
ہیچ ہیں سات سمندر بھی مقابل اس کے
جو عطا مجھ کو کیا عشقِ پیمبرؐ تو نے

سلام

یا رسولؐ اللہ ترے در کی بہاروں کو سلام
گنبدِ خصریٰ کے اُن دِلکش نظاروں کو سلام

اِک نظارے کیلئے بے تاب نظروں کو لئے
ہیں صفوں میں دست بستہ ان قطاروں کو سلام

تیرے در تک چل کے آئیں جو غموں کے بوجھ سے
ان فقیروں' عاصیوں ان غم کے ماروں کو سلام

جس جگہ پر برکتوں کا رحمتوں کا ہو نزول
ان مکانوں کے مکینوں شہر داروں کو سلام

جس مدینے میں مسلسل نور کی برسات ہو
اس کے صحراؤں کو اس کے کوہساروں کو سلام

اوٹ سے جو گنبدِ خضریٰ کی آتے ہیں نظر
آسماں پہ ان چمکتے چاند تاروں کو سلام

ہیں مدینے پاک کے اطراف میں پھیلے ہوئے
ان زیاراتِ مقدس ان مزاروں کو سلام

مصلحت کے تحت روکیں جالیاں چھونے نہ دیں
روضۂ انور پہ حاضر پہرے داروں کو سلام

تیرے دائیں بائیں جو لیٹے ہوئے ہیں پیار سے
اُن پیارے ساتھیوں کو تیرے یاروں کو سلام

تیری بنتِ پاکؓ عثمان غنیؓ لختِ جگرؓ
جو ہیں مدفون بقیع ان سارے پیاروں کو سلام

" گر قبول اُفتد زہے عزّو شرف " اقبالؔ را
یا نبیؐ تیرے عطا کردہ سہاروں کو سلام

☆☆☆

نعت شریف

بول مجھ سے کبھی دو بول مدینے والے
میرے کانوں میں بھی رس گھول مدینے والے

ہو اجازت تو چلا آئے گا اڑ کر طیبہ
پنچھی بیٹھا ہے یہ پرتول مدینے والے

جس جگہ پر ترے دیدار کی خیرات ملے
در وہی میرے لئے کھول مدینے والے

اپنے الطاف سے رحمت سے کرم سے اپنے
بھر دے خالی میرا کشکول مدینے والے

رہے ہونٹوں پہ سدا نام مبارک تیرا
میرے ساجن اے مرے ڈھول مدینے والے

تیری الفت کے سوا کچھ بھی نہ نکلے جب بھی
میرے عملوں کا کھلے پول مدینے والے

ہدیۂ نعت کر اقبالؔ کی جانب سے قبول
ہیں یہ موتی بڑے انمول مدینے والے

☆☆☆

نعت شریف

تیرے در پر آگئے ہیں تیرے دیوانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سُن لو غم کے افسانے سبھی

غم جدائی کے کٹھن ہیں ہم تو سہہ سکتے نہیں
آپؐ کے در سے اے آقاؐ دور رہ سکتے نہیں
شمع جلتی ہے تو آجاتے ہیں پروانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سُن لو غم کے افسانے سبھی

آپؐ کے دَر سے نہیں لوٹا کوئی خالی گدا
جس قدر مانگا ملا ہے اس سے بھی بڑھ کے سوا
جھولیاں سب بھر رہے ہیں اپنے بیگانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سُن لو غم کے افسانے سبھی

فیض دنیا میں ترا جاری شہہِ کون و مکاں
تشنہ لب گر ہم رہے تو کیا کہے گا یہ جہاں
صدقۂ شبیر بھر دو خالی پیمانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سُن لو غم کے افسانے سبھی

نسلِ آدم پر بھی ہیں احسان تیرے بے شمار
گلشنِ دنیا میں تیرے دم سے آئی ہے بہار
پھول کھِل اٹھے جہاں پہلے تھے ویرانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سن لو غم کے افسانے سبھی

رومیؒ و جامیؒ و سعدیؒ سا سخن حاصل کہاں
نعت تیری لکھ سکے اقبالؔ اس قابل کہاں
یہ میرے اشعار ہیں الفت کے نذرانے سبھی
یا رسولؐ اللہ سن لو غم کے افسانے سبھی

☆☆☆

قطعه

عیاں ہے اِس سے شانِ بے نیازی
عطا کی آپؐ نے جو سرفرازی
بلا کے مجھ سے عاصی کو مدینے
بڑی کی آپؐ نے بندہ نوازی

نعت شریف

میں اے سرکارؐ اِس قابل کہاں تھا
تِرا بیمار اِس قابل کہاں تھا

رسولِؐ پاک کی جالی کو چوموں
کروں دیدار اس قابل کہاں تھا

درِ اقدس کی چوکھٹ پر جھکاؤں
یہ قلبِ زار اس قابل کہاں تھا

رسولؐ اللہ کے آگے غموں کا
کروں اظہار اس قابل کہاں تھا

مدینے شہر کی گلیوں میں گھوموں
پھروں بازار اس قابل کہاں تھا

پیئے جو جام میخانے سے تیرے
بھلا مے خوار اس قابل کہاں تھا

بلایا آپؐ نے تو آگیا ہے
جو تھا لاچارؐ اس قابل کہاں تھا

کبھی منبر کبھی مسجد کے دیکھوں
درو دیوار اس قابل کہاں تھا

بنایا آپؐ نے پھولوں کے قابل
وگرنہ خار اس قابل کہاں تھا

کرشمہ ہے مسیحائی کا تیری
مریضِ زار اس قابل کہاں تھا

عطا اقبالؔ کو جو نعمتیں کیں
یہ دنیا دار اس قابل کہاں تھا

☆☆☆

نعت شریف

تصور میں جو رہتا ہے حقیقت ہو تو کیا کہنے
ہمیشہ اوج پر اپنی یہ قسمت ہو تو کیا کہنے

وہ در جس کی زیارت کیلئے اتریں ملائک بھی
مجھے اس در کے مالک کی زیارت ہو تو کیا کہنے

جہاں سے چلتے پھرتے گنبدِ خضریٰ نظر آئے
کچھ ایسی ہی جگہ اپنی سکونت ہو تو کیا کہنے

کہ میں صحنِ حرم میں بیٹھ کے نعتِ نبی لکھوں
میسر زندگانی میں یہ ساعت ہو تو کیا کہنے

کبھی میں خواب میں دیکھوں رخِ زیبا محمدؐ کا
مِری انکھوں کو حاصل یہ سعادت ہو تو کیا کہنے

ہو یومِ حشر اور سایہ ردائے آلِ احمدؐ کا
یہ لشکر آپؐ کی زیرِ قیادت ہو تو کیا کہنے

سناتا رہتا ہے اقبالؔ جیسے نعت لوگوں کو
ہر اِک شاعر کی اِس جیسی ہی عادت ہو تو کیا کہنے

☆☆☆

نعت شریف

متاعِ عشقِ نبیؐ کا نشہ شراب نہیں
کہ یہ خمار بھی ہر اِک کو دستیاب نہیں

جہاں سے شاہ و گدا جائیں جھولیاں بھر کے
ہے کون جو کہ ترے در سے فیضیاب نہیں

بنا کے آپؐ کو اللہ نے کہا دل میں
"جمالِ یار تمہارا کوئی جواب نہیں"

ہے اُن کے درد کا صدقہ میری حیاتِ رواں
ہوں پُرسکون کہ اب دل میں اِضطراب نہیں

دل و نظر ہی نہیں جان کو بھی چمکا دے
نبیؐ کا جلوہ ہے دیدارِ ماہتاب نہیں

کسی بھی روپ میں آجائیں دیکھ لوں ان کو
میرے نصیب میں کیا ایسا کوئی خواب نہیں ؟

فلک پہ دیکھا جو ان کو تو قدسی کہنے لگے
" وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں "

تھا حوصلہ تو خدا کو قریب سے دیکھا
ہو چشمِ نور تو حائل کوئی حجاب نہیں

ہے **لاشریک** خدا اس کے بعد یہ سچ ہے
کہ آنجنابؐ سے بڑھ کر کوئی جناب نہیں

ملی ہے نعتِ محمدؐ کی جو سند اقبالؔ
دلیل ہے کہ میری عاقبت خراب نہیں

☆☆☆

نعت شریف

ذرے ذرے نے ہے کی مدح سرائی تیری
بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

ایسی خالق نے ہے توقیر بڑھائی تیری
آمنہ ماں تو حلیمہ بنی دائی تیری

روح کھل اٹھی ہمیشہ ہوا ایماں تازہ
جب کسی نے بھی کوئی بات سنائی تیری

ایسا ممکن نہیں دوزخ میں دھکیلیں مجھ کو
ایسی نوبت پہ میں دے دوں گا دہائی تیری

میں تو قدموں سے لپٹ جاؤں گا موقع پا کر
حشر کے دِن جہاں صورت نظر آئی تیری

فرطِ حیرت سے فرشتے کے بھی پر جلنے لگے
شبِ معراج جو دیکھی ہے رسائی تیری

ترے دربار پہ میلہ سا لگا رہتا ہے
خود جو خالق نے یہ بستی ہے بسائی تیری

خانۂ دِل کے دَر و بام بھی جھوم اٹھتے ہیں
لکھ کے اقبالؔ نے جب نعت سنائی تیری

☆☆☆

نعت شریف

دردِ فرقت سہا نہیں جاتا
حال جو ہے کہا نہیں جاتا

بوجھ سر پہ ہے جو گناہوں کا
اب اُٹھا کر چلا نہیں جاتا

ہر گھڑی ہجر کے جہنم میں
ہم سے آقاؐ جلا نہیں جاتا

اب تو بلوا ہی لیجئے در پہ
یا نبیؐ اب رہا نہیں جاتا

آپؐ کا نام لب پہ رہتا ہے
میرے منہ کا مزہ نہیں جاتا

اُن کو مانا تو اُن سے ہی مانگا
ہر کسی سے لیا نہیں جاتا

جھک گئے آپؐ کی ہیں چوکھٹ پر
احتراماً اُٹھا نہیں جاتا

نعت لکھتا ہوں جب کبھی اقبالؔ
بعد ازیں کچھ لکھا نہیں جاتا

☆☆☆

نعت شریف

کیسے ممکن ہے خطا کار مدینے میں رہے
سر پہ عصیاں کا لئے بار مدینے میں رہے

مجھ سے کہتا ہے یہی میرا یقینِ کامل
بخشا جائے تو گنہگار مدینے میں رہے

حاضری ہوتے ہی بھر جاتا ہے دامانِ طلب
اپنی مرضی سے طلبگار مدینے میں رہے

میں کہیں اور مِرا ہونا نہ ہونے جیسا
میں یہاں ہوں مِرا دلدار مدینے میں رہے

اس پہ ہوتی ہے شب و روز مسلسل رحمت
بن کے جو طالبِ دیدار مدینے میں رہے

کیوں نہ طیبہ کی ہر اِک چیز بناتا پیاری
میرے اللہ کا جب پیار مدینے میں رہے

اے خدا بھیج مدینے کہ سکوں ہو دل کو
غمزدہ ہوں مِرا غمخوار مدینے میں رہے

دیکھنے آتے ہیں قدسی بھی اسے شام و سحر
ان کے جلووں کی جو بھرمار مدینے میں رہے

چلئے اقبالؔ یہاں بیٹھ کے کیا لینا ہے
مِرا آقاؐ مِری سرکار مدینے میں رہے

☆☆☆

نعت شریف

داغ فُرقت کے نئے اور پُرانے آقاؐ
ہو اجازت تو چلا آؤں دکھانے آقاؐ

کتنے برسوں نہ ملا اِذنِ حضوریؐ مجھ کو
ایسا لگتا ہے کہ گذرے ہوں زمانے آقاؐ

یوں تو عمرہ بھی ہے حج بھی ہے زیارات بھی ہیں
گر بلانا ہو تو ہیں لاکھ بہانے آقاؐ

سرِ فہرست تمنا ہے تو دیدار کی ہے
یوں تو دیکھے ہیں بہت خواب سہانے آقاؐ

آپؐ سے گر نہ کہیں گے تو کہیں گے کِس سے
کون سنتا ہے یہاں غم کے فسانے آقاؐ

آپؐ ہی میرے مسیحا مِرے غمخوار بھی آپؐ
یہ جو دنیا ہے مِرا درد نہ جانے آقاؐ

آپؐ کے ہاتھ ہی اب لاج گنہگار کی ہے
اور کس نے ہیں مِرے عیب چھپانے آقاؐ

آپؐ کہہ دیں کہ ہے اقبالؔ اِسی دَر کا فقیر
اور کوئی اسے مانے یا نہ مانے آقاؐ

☆☆☆

نعت شریف

ساری دُنیا پہ عیاں شوکت رسولؐ اللہ کی
نبیوں نے تسلیم کی عظمت رسولؐ اللہ کی

جا کے سدرہ پہ رکا ایسے کہ ساکت رہ گیا
دیکھی جب جبریلؑ نے رفعت رسولؐ اللہ کی

آپؐ کے در پہ نہیں ہے پست و بالا کی تمیز
جو بھی آیا پا گیا شفقت رسولؐ اللہ کی

ہے یقینی بات یہ جس میں نہیں شک و شبہ
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولؐ اللہ کی

وہ فریبِ دُنیا داری میں نہیں آتے کبھی
جن کے دل میں بس گئی اُلفت رسولؐ اللہ کی

سہل تر اِس سے بھلا کیا ہو کوئی وردِ نجات
آؤ مل کے کرتے ہیں مدحت رسولؐ اللہ کی

بخشوائیں گے نہ کیوں وہ اپنے اسؔ اقبالؔ کو
بخشوا لینا ہے جب عادت رسولؐ اللہ کی

☆☆☆

نعت شریف

ہونٹوں پہ مرے اے شاہِ رُسلؑ جب نام تمہارا ہوتا ہے
اللہ کی جانب سے اُس دَم بخشش کا اشارہ ہوتا ہے

کیوں خواہشِ مالِ زمانہ کریں کیوں آرزوئے مَن و سلویٰ
جب آپؐ کے در کے ٹکڑوں پر سرکارؐ گزارہ ہوتا ہے

جب پچھلی رات کو جاگتے ہیں پھر آپؐ سے باتیں ہوتی ہیں
جب آپؐ کی یاد آ جائے تو وہ وقت ہمارا ہوتا ہے

ہم نعتیں اُنؐ کی پڑھتے ہیں سرکارؐ بھی سننے آتے ہیں
اُس وقت بلندی پر اپنی قسمت کا ستارہ ہوتا ہے

اِک بار بلا لیجے در پر میں گنبدِ خضریٰ دیکھ سکوں
ویسے تو تصور میں مجھ کو ہر روز نظارہ ہوتا ہے

گو لاکھ بلائیں ہوں نازل کچھ بھی نہ بگاڑیں گی میرا
ہر حال میں کملی والے کا اس دل کو سہارا ہوتا ہے

دراصل تری مرضی آقاؐ اللہ کی مرضی ہوتی ہے
پھر کیوں نہ ترے در پہ آئے جو درد کا مارا ہوتا ہے

یادِ شہرِ بطحا ہی اکثر اس درد کا درماں ہوتی ہے
جس وقت ہمارا فرقت میں دل پارہ پارہ ہوتا ہے

اقبالؔ کی خواہش ہے آقاؐ ہو وقتِ نزع اور یوں بولے
اے ساقیِ کوثر آؤ میرا دنیا سے کنارہ ہوتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

مِرے رسولؐ کی پتھر پہ گر نظر جائے
چمک وہ لعل و گہر کی بھی ماند کر جائے

خیال و خواب میں عاشق یہی تو سوچتا ہے
کہ وہ حضورؐ کی گلیوں میں جا کے مر جائے

ہے غم کا سایہ کسی پر تو ان کو یاد کرے
کہ یہ لگن جو ہے بیڑہ ہی پار کر جائے

اب اس کی عظمتیں کیسے بیاں کرے کوئی
جو ایک آن میں افلاک سے گزر جائے

نہ ناز اتنا ریاضت پہ اپنی کر زاہد
کہ محنتی بھی کبھی امتحاں سے ڈر جائے

بڑے ہیں یادِ محمدؐ کے قیمتی موتی
یہ چشمِ ہجر مری آنسوؤں سے بھر جائے

حضورؐ کے درِ اقدس پہ کیا نہیں ملتا
نجات غم سے ملے زندگی سنور جائے

درِ نبیؐ پہ نہیں امتیازِ شاہ و گدا
وہاں یہ شرط نہیں ہے کہ اہلِ زر جائے

بچایا آقاؐ نے اقبالؔ کو جہنم سے
شفاعت اس کی کا سہرا انہی کے سر جائے

☆☆☆

نعت شریف

جسے شافعِ دوسرا مل گیا ہے
جہاں کا اُسے رہنما مل گیا ہے

نہ مجھ کو ضرورت پڑی ڈھونڈنے کی
تریؐ معرفت ہی خدا مل گیا ہے

اُسے عطر کی ہے نہ پھولوں کی حاجت
پسینہ جسے آپؐ کا مل گیا ہے

بُلایا ہے سرکارؐ نے اپنے دَر پہ
مِری چاہتوں کا صلہ مل گیا ہے

سوالی ترے شادماں ہیں
طلب سے جو اُن کو سِوا مل گیا ہے

ٹلے نام لینے سے جن کے مصیبت
ہمیں ایسا مشکل کشا مل گیا ہے

نہ اقبالؒ حاجت رہی ہے اِرم کی
کہ جب سے درِ مصطفیٰؐ مل گیا ہے

☆☆☆

نعت شریف

عرشِ اعظم کی زینت مِرا چاند ہے
چاند سے خوبصورت مِرا چاند ہے

خالی لوٹا جہاں سے نہ کوئی گدا
کانِ جود و سخاوت مِرا چاند ہے

سلسلے جس نے حکمت کے جاری کیے
درسگاہِ ہدایت مِرا چاند ہے

جس نے سیراب فصلِ جہاں کو کیا
منبع ابرِ رحمت مِرا چاند ہے

جس کے دیکھے سے آنکھوں کو ٹھنڈک ملے
قلبِ مضطر کی راحت مِرا چاند ہے

جس سے کافور دِل کے اندھیرے ہوئے
شمعِ انوارِ وحدت میرا چاند ہے

عرشِ اعظم پہ اقبالؔ رب نے جسے
بخشی اپنی زیارت مِرا چاند ہے

☆☆☆

قطعہ

سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہماری
کہ کیا مانگیں بعجز و انکساری
جہاں سے بے طلب مِل جائے سب کچھ
وہاں کیا ہاتھ پھیلائے بھکاری

نعت شریف

شاہِ خوباں کا مِلا ایسے سہارا جیسے
ڈوبتی ناؤ کو مِل جائے کنارا جیسے

اُن کے دیدار کی چاہت میں وہ عالم گذرا
تپتے صحرا میں پھرے پیاس کا مارا جیسے

نغمگی کا ہوا احساس سماعت کو مِری
مِری سرکارؐ نے مجھ کو ہو پکارا جیسے

چاند کو دیکھ کے ہوتا ہے گماں اللہ نے
حُسنِ محبوبؐ کا صدقہ ہو اُتارا جیسے

ذکرِ احمدؐ سے مِرا دِل ہے منور ایسے
میرے سینے پہ گرے نور کا دھارا جیسے

منتظر حکم کے ہیں شمس و قمر اب بھی لگا
پلٹیں، دو نیم بھی ہوں گر ہو اشارہ جیسے

اپنے اقبالؔ کی بگڑی بھی سنواریں للّٰہ
آپؐ نے دنیا کی بگڑی کو سنوارا جیسے

☆☆☆

نعت شریف

بشر جو سمجھے نہ شانِ پیمبریؐ کیا ہے
وہ کیسے جانے گا نورِ محمدیؐ کیا ہے

خدا ہی جانے تری عظمتوں کی رفعت کو
مجھ ایسے جاہل مطلق کو آگہی کیا ہے

مجھے پتہ ہے تو اتنا ہو تم خدا کے حبیبؐ
اب اِس سے بڑھ کے کوئی رتبہ نبی کیا ہے

جہاں پہ شاہ و گدا ساتھ ساتھ چلتے ہیں
وہ تیرا کوچہ ہے کیا وہ تری گلی کیا ہے

یہ آپؐ کے رُخِ انور کی اِک کرِن ہی تو ہے
وگرنہ روشنی کیا ہے یہ چاندنی کیا ہے

تڑپ تھی جتنی مجھے اتنا دَر سے دور رکھا
حضورؐ اتنا بتا دیں یہ دِل لگی کیا ہے

جو اُن کے لطف و کرم پہ یقین نہیں رکھتے
وہ جانتے ہی نہیں لطفِ بندگی کیا ہے

ہے عاقبت کی جنہیں فکر ان سے پیار کرے
کہ چارہ ساز کے ہوتے بے چارگی کیا ہے

میں نعت خوانِ رسالت مآب ہوں اقبالؔ
مِرا کلام ہے کیا مِری شاعری کیا ہے

☆☆☆

ارہاص

عجیب آپؐ سے پہلے جہاں کی حالت تھی
وہ دورِ باعثِ عبرت تھا اِک خجالت تھا
تھی بربریت و پس ماندگی جہالت تھی
تھی حسن زیست پہ پژمردگی علالت تھی
کہ آپؐ آگئے ہر درد کی دوا لے کر
خدا نے بھیجا جنہیں نور اور شفا دے کر

یہ ہر زمینِ عرب ریگزار جیسی تھی
تھی کوئی بستی تو اجڑے دیار جیسی تھی
بنائے ہستی جو تھی خار زار جیسی تھی
افادیت تھی جو گل میں وہ خار جیسی تھی
حضورؐ آئے تو کِھل اٹھیں ہر طرف کلیاں
جِدھر بھی جاتے مہک اٹھتے کوچہ و گلیاں

ہے تب کی بات کسی شے کا جب وجود نہ تھا
کہ ماسوائے خدا کچھ بھی ہست و بود نہ تھا
افق پہ سرخی نہ تھی آسماں عمود نہ تھا
نہ آگے پیچھے نصاریٰ کوئی یہود نہ تھا
انہیں کے واسطے تخلیق کائنات ہوئی
زمیں آدم و حوا سے بے ثبات ہوئی

اک ایک کر کے تھے بھیجے خدا نے اپنے نبی
یہ سلسلہ تھا بنے جیسے موتیوں کی لڑی
کوئی کلیم کسی میں تھا لحن داؤدی
کسی کو حسن کسی کو ملی مسیحائی
یوں لگ رہا تھا کہ دستے سجے ہوں پھولوں سے
یہ طشت دہر کھچا کھچ بھرا [redacted] تھا نبیوں سے

کمی تھی ان میں تو پیارے سے اِک حبیبؐ کی تھی
چمن کو گویا ضرورت ہی عندلیب کی تھی
کوئی کمال نہیں بات یہ نصیب کی تھی
خدا کے ساتھ یہ نسبت بہت قریب کی تھی
رضا نے اس کی ازل سے تھا جس کو جان لیا
وجود دینے سے پہلے حبیبؐ مان لیا

خدا نے پیدا کیا اپنا ایک عکسِ جمیل
کی جس کے واسطے اِس کائنات کی تکمیل
جہاں کو اِس کی مشیت نے دی عجب تشکیل
اسی کے نور سے اس حسن کی ہوئی تجمیل
بھرے جو رنگ تو تصویر شاہکار ہوئی
تھی اتنی پیاری کہ محبوب کردگار ہوئی

اب اِس شبیہ کا پیکر بنایا جسمانی
پھر اس کے سر پہ سجایا تھا تاجِ نورانی
کہ اِس کو سونپنی تھی دو جہاں کی سلطانی
سلام اس پہ بنا جو حبیبؐ ربانی
سلام اس پہ نبیؐ جو ہمارا اپنا ہے
خدا کے بعد جو واحد سہارا اپنا ہے

درود بھیج نبی پر ہو عافیت تیری
کہ اس وظیفے میں مضمر ہے مغفرت تیری
حضورؐ پوچھیں گے اِک روز خیریت تیری
کہیں گے ڈھل گئی اقبالؔ معصیت تیری
وہی اٹل ہے نبیؐ نے جو تیرے بول دیا
ترے لئے بھی درِ خلد رب نے کھول دیا

نعت شریف

راحتِ قلب و جگر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے
باعثِ نورِ نظر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

چاندنی بن کے جو ظلمت کے ہٹائے پردے
جس سے ہوتی ہے سحر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

اِک کرن جس کی سے خالق نے ہیں تخلیق کیئے
انجم و شمس و قمر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

جس کی خاطر ہیں بنائے گئے یہ ارض و سما
بحر و بر مد و جزر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

جو بھٹکنے نہیں دیتا ہے کسی کے بھی قریب
رنجِ دنیا و دِگر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

سرد جھونکے کی طرح مست سی خوشبو بن کے
دِل میں جو جائے اتر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

بعد از موت لبوں پر جو تبسم لائے
قبر کو کر دے قمر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

جس کے بل بوتے پہ اقبالؔ سے کتنے عاصی
پُل سے جائیں گے گزر نامِ محمد ﷺ ہی تو ہے

☆☆☆

نعت شریف

تخلیق جس کے دم سے ہوئی کائنات ہے
وہ صرف اور صرف محمد ﷺ کی ذات ہے

خالق نے بھیجے یوں تو کئی انبیاءؑ رُسل
اے کملیؐ والے آپؐ کی کچھ اور بات ہے

اِک گھونٹ سے ہی میری تو دنیا بدل گئی
عشقِ نبیؐ تو چشمۂ آبِ حیات ہے

اُس شاہِ دیں کی یاد مداوائے غم رہی
اِس زندگانی میں مِری جو بے ثبات ہے

بخشا عروج آپؐ کو رب العظیم نے
مثبت دلیل آپؐ کی اُسریٰ کی رات ہے

اقبالؔ ذکرِ سرورِ دیں ہے علاجِ غم
یہ ذکر معصیت سے بھی دیتا نجات ہے

☆☆☆

قطعہ

اس کے محبوب کی اپنائی غلامی جس نے
ایسے عاشق کو جہنم میں نہ جانے دے گا
اُمتی آپؐ کا دوزخ میں جلے، میرا خدا
اپنے محبوبؐ پر یہ حرف نہ آنے دے گا

☆☆☆

نعت شریف

عصیاں کا مِری جان کو کھٹکا نہیں کوئی
آقاؐ ہیں اگر ساتھ تو خطرہ نہیں کوئی

جو نور سے سینچے ہے مدینے میں دلوں کو
اس طرز کا دریا کہیں بہتا نہیں کوئی

سوچا تھا ابھی آگئے سرکارؐ مدد کو
اب کیسے کہوں گا مِری سنتا نہیں کوئی

یوں تو سبھی محبوب پیمبر ہیں خدا کے
بن تیرؐے سر عرش تو پہنچا نہیں کوئی

کچھ ایسے نوازا ہے مجھے ان کے کرم نے
یہ سچ ہے کہ اب دل میں تمنا نہیں کوئی

ظلمت تھی ہر اک سمت ترے آنے سے پہلے
یہ چاند یوں چمکا کہ اندھیرا نہیں کوئی

اقبالؔ کے ہر شعر میں ہو ذکرِ محمد ﷺ
پھر دیکھتا ہوں داد جو دیتا نہیں کوئی

☆☆☆

نعت شریف

عشق احمدؐ گر نہ ہو تو زندگی بے کار ہے
یہ خزانہ دل میں ہو تو سمجھو بیڑا پار ہے

بندگی لازم ہے گر درکار ہے حُبِ نبیؐ
بندگی کے واسطے حب نبیؐ درکار ہے

میرے دل کی دھڑکنوں میں ہے بسی یادِ نبیؐ
جس سے میری روح شاداں جاں میری سرشار ہے

منتظر شیدا ہیں سب طیبہ میں آنے کیلئے
حکم دیجے میرے آقاؐ قافلہ تیار ہے

کچھ نہیں اعمال میرے نعت گوئی کے سوا
اپنا سرمایہ تو بس مجموعۂ اشعار ہے

جو عدوئے شاہِ دیںؐ ہے جو ہے گستاخِ رسولؐ
ایسے لوگوں پر ہے لعنت اور خدا کی مار ہے

آرزو اقبالؔ کی ہے انؐ کے در کی حاضری
ڈھونڈتی ہے آنکھ جس کو ان کا ہی دیدار ہے

☆☆☆

نعت شریف

کرم سرکارؐ فرمانے لگے ہیں
جو بادل غم کے چھٹ جانے لگے ہیں

چلیں ہم بھی کہ اُن کے در پہ جاکر
مرادیں دل کی سب پانے لگے ہیں

صبا پیغام یہ آقاؐ کو دینا
کہ وہ شدت سے یاد آنے لگے ہیں

ادھر بھی ہو توجہ، سوئے طیبہ
نبیؐ جی قافلے جانے لگے ہیں

ابھی تک ہم بھٹکتے پھر رہے تھے
ٹھکانے پر تو اب آنے لگے ہیں

خدارا کچھ تسلی **عاصیوں** کو
کہ دل عصیاں سے گھبرانے لگے ہیں

جو ناواقف ہیں عشقِ مصطفیٰؐ سے
وہ لوگ اقبالؔ دیوانے لگے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

ترا رسولوںؑ میں ایسے شمار ہوتا ہے
چمن پہ جیسے کہ عہدِ بہار ہوتا ہے

بس ایک شب تجھے دیکھا بھلا نہیں پائے
فلک پہ اب بھی ترا انتظار ہوتا ہے

ہزار راحتِ جاں، میں نثار کرتا ہوں
جب اُن کی یاد میں دل بے قرار ہوتا ہے

درِ رسولؐ پہ ہوتی ہے حاضری میری
کہ اب خیالوں میں یہ بار بار ہوتا ہے

درِ حضورؐ سے ملتا ہے یہ شرف کہ جہاں
گدائے خاک نشیں تاجدار ہوتا ہے

ہے دل پہ عشقِ شہہِ دیں سے ایسی شادابی
کہ جس طرح کسی گل پہ نکھار ہوتا ہے

یہ نعتِ سرورِ عالمؐ کا ہے صلہ اقبالؔ
جو نعت خوانوں میں تیرا شمار ہوتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

مِدحت لکھوں میں اُن کی کہاں ہے مِری مجال
مِدحت سرا ہے آپؐ کا جب ربِ ذوالجلال

میرا تو اور کوئی نہیں آپؐ کے سوا
میں کس کے در پہ جاؤں میں کس سے کروں سوال

اے غمگسار غفلتیں میری نہ ایسے دیکھ
اب در پہ آگرا ہوں تو ایسے مجھے نہ ٹال

چاہے تو اک نظر سے اسے توڑ پھوڑ دے
زنجیرِ عصیاں میری بنی جان کا وبال

ہر جزوِ کائنات پہ تیرا ہی ہے کرم
اتنا کرم کہ جس کی جہاں میں نہیں مثال

بادِ صبا تو عرض یہ کرنا حضورؐ سے
فرقت میں آپ کی مِرا جینا ہوا محال

ڈھونڈا ہے قریہ قریہ مگر کائنات میں
تجھ سا نہیں ملا کوئی اے صاحبِ جمال

لکھوں جو نعت کُھل اٹھیں جوہر خیال کے
اقبالؔ اس میں شاعری کا کچھ نہیں کمال

☆☆☆

نعت شریف

تُو سارے نبیوں میں اعلیٰ دکھائی دیتا ہے
ہر ایک وصف نرالا دکھائی دیتا ہے

ترا عروج بعید از قیاس ہے بے شک
جو اوجِ فکر سے بالا دکھائی دیتا ہے

تمہارے نور نے آنکھوں کو بھی جِلا بخشی
کہ اب اندھیرا اُجالا دکھائی دیتا ہے

جو ہالہ چاند کا ہے جانتے ہیں سب لیکن
جو چاند ہے ترا ہالہ دکھائی دیتا ہے

کرے نہ فکر ذرا اپنی روسیاہی کی
جسے وہ گیسوؤں والا دکھائی دیتا ہے

ہے خاک پائے نبی کا ثمر جو دُنیا میں
چمن چمن گلِ لالہ دکھائی دیتا ہے

جو کوئی دیکھ سکے تو تمہارے جلووں میں
وجودِ باری تعالیٰ دکھائی دیتا ہے

یہ کہہ کے آپؐ نے اپنا لیا مجھے اقبالؔ
تو میرا چاہنے والا دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

ہے کتنی دِل افروز تری ذاتِ گرامی
صف آرا فرشتے رہیں دینے کو سلامی

منظور نہیں تاجِ شہنشاہی بھی اُس کو
ہے جس کو میسر مِرے آقاؐ کی غلامی

ہے اسمِ محمد ﷺ کی حلاوت جو زباں پر
ہر وقت رہے شیریں سخن شیریں کلامی

آنکھوں سے پلا دے مئے توحید و رسالتؐ
اے ساقیِ کوثر مرے مرشد مرے حامی

اللہ کے سوا اور بجز ذاتِ محمد ﷺ
ہے کس کو دوام اور نہیں کوئی دوامی

موقوف نہیں ارض و سما پر ترے چرچے
گونجے ہے فضا میں بھی ترا نام اے نامی

تو اور ثناء خوانی احمدؐ نہیں اقبالؔ
ممکن ہے کہاں ہمسری رومی و جامی

☆☆☆

نعت شریف

یا رب ترے بندوں میں اتنا تو شعور آئے
پہچان لیں محشر میں جس دم ترا نور آئے

روشن ہوئی جاتی ہیں دیواریں مکانوں کی
لگتا ہے کہ بستی میں اپنی ہیں حضورؐ آئے

مِل جائے اگر آبِ کوثر کہیں پینے کو
ہو تشنہ لبی غارت جاں کو بھی سُرور آئے

بس اتنا وہ فرما دیں خادم ہے ہمارا تو
اس عقدہ کشائی پر اپنے پہ غرور آئے

عرضی تو ہے اِک بھیجی طیبہ میں حضوری کی
کب دیکھیں مِری جانب پیغامِ حضورؐ آئے

دے دیجے تسلی کچھ اِن خستہ خرابوں کو
جو آپؐ کی خدمت میں لینے کو سُرور آئے

کہتا ہوں تہہِ دل سے ہر ایک مسلماں کو
دے ساتھ اگر قسمت طیبہ میں ضرور آئے

جب نعتِ محمد ﷺ تو اقبالؔ سناتا ہے
کِھل اٹھے کلی دل کی آنکھوں میں بھی نور آئے

☆☆☆

نعت شریف

دیر کیوں ہو گئی بلانے میں
سخت بے چین ہوں میں آنے میں

اِک اشارہ ہی چاہیئے آقاؐ
پھر سے بگڑی مِری بنانے میں

چاند تاروں کی تاب کیا حضرتؐ
آپؐ شمس الضحٰی زمانے میں

طیبہ جاؤں میں آؤں پھر جاؤں
عمر کٹ جائے آنے جانے میں

ڈھونڈتی ہے اُسے کہاں دُنیا
وہ ہے ہر دِل کے بند خانے میں

دُشمنوں کو معاف کرنے کا
وصف ہے تو اِسی گھرانے میں

اُس سخی کا فقیر ہے اقبالؔ
دھوم جس کی ہے کُل زمانے میں

☆☆☆

قطعہ

ہم پہ احسان مسلسل وہ کیے جاتے ہیں
چاک دامانوں کے دامان سیئے جاتے ہیں
اُن کے الطاف و کرم اُن کی عطا کے صدقے
کچھ تقاضا نہیں خیرات دیئے جاتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

کرم حضورؐ کا ہے بحرِ بیکراں کی طرح
عطا بھی جاری رہے چشمہ رواں کی طرح

یوں درد رکھتے ہیں سینے میں اپنی امت کا
شفیق باپ کی مانند عظیم ماں کی طرح

نثار کیوں نہ ہو دِل ان کی مست آنکھوں پر
ہمارے ساتھ جو رہتے ہیں رازداں کی طرح

خدایا اُن کے خیالوں میں ایسا گم کر دے
کہ خود کو ڈھونڈ نہ پاؤں کسی نشاں کی طرح

بسے ہیں آپؐ مِرے دِل کے گوشے گوشے میں
ہے کس کے پاس مکاں میرے اس مکاں کی طرح

مجھے ملے جو کبھی خاک نقش پائے نبیؐ
ہو فخر، سر مِرا تن جائے آسماں کی طرح

مثالِ باد زمانے کی خاک چھانی ہے
سکوں کہیں نہ ملا ان کے آستاں کی طرح

فقیر دَر پہ گیا مانگنے تو آقاؐ نے
خوش آمدید کہا اُس کو میزباں کی طرح

ہوا نے چھو لیا دامن جو آپ کا اقبالؔ
مہک اٹھا ہے جہاں گلشن جناں کی طرح

☆☆☆

نعت شریف

مانا تری رحمت کے طلبگار بہت ہیں
حق دار ہیں ہم بھی کہ گنہگار بہت ہیں

دھرتی پہ ہی موقوف نہیں آپؐ کی چاہت
افلاک پہ بھی طالبِ دیدار بہت ہیں

اے ساقیؐ کوثر ملے اِک جام گلے میں
پیوست گناہوں کے یہاں خار بہت ہیں

جو دِل میں اُتر جائے وہ طیبہ کی ہوا ہے
خوشبو کیلئے گُل سرِ گلزار بہت ہیں

اے شوقِ اسیری مجھے در در نہ لئے پھر
سرکارؐ کے ہی گیسوئے خمدار بہت ہیں

ہے اُن کی اُمید آپؐ کی اِک چشمِ کرم پر
دُنیا میں جو بے یار و مددگار بہت ہیں

کام آئے گی کِس دِن یہ مسیحائی تمہاری
کچھ فکر ہماری بھی کہ بیمار بہت ہیں

یا رب ہے تمنائے مدینہ کہ جہاں پر
ہر سمت ترے جلووں کے انوار بہت ہیں

عاشق ہو تو پھر عشق میں تم ڈوبنا سیکھو
دریائے عقیدت میں بھی منجدھار بہت ہیں

خاطر میں نہیں لاتا ہے اقبالؔ کسی کو
منگتے ترے دربار کے خود دار بہت ہیں

☆☆☆

نعت شریف

راحتِ قلب و جان ڈھونڈ لیا
ہم نے اِک مہربان ڈھوند لیا

خالقِ دوجہاں کی رحمت سے
مالکِ دو جہان ڈھونڈ لیا

لاالہٰ کے جو گیت گاتا ہے
حق کا وہ نغمہ خوان ڈھونڈ لیا

جس پہ نازل ہوئی تھی وحیِ خدا
غیب کا راز دان ڈھونڈ لیا

منبع علم و دانش و اسرار
واقفِ دو جہان ڈھونڈ لیا

حق کی بہبود کے لئے حق نے
جس کو سونپی کمان ڈھونڈ لیا

نقشِ نعلینِ مُصطفیٰ جو ملا
مغفرت کا نشان ڈھونڈ لیا

کفر کو کر کے تاخت و تاج
جس نے دی تھی اذان ڈھونڈ لیا

ہے شفاعت بھی کارگر جس کی
ایسا عالی نشان ڈھونڈ لیا

ہم نے اقبالؔ ارض طیبہ پر
ساکن لا مکان ڈھونڈ لیا

☆☆☆

قطعہ

منادی ہونے لگی بس وہ آنے والے ہیں
فرشتے سنتے ہی راہوں کو صاف کرنے لگے
کبھی خیالوں میں آجائیں جو ہمارے نبیؐ
قمر بھی آ کے ہمارا طواف کرنے لگے

☆☆☆

معراج نامہ

حق نے فرمایا فرشتوں سے یہ اعلاں کر دو
عرشِ اعظم پہ ذرا جشن کا ساماں کر دو
آسمانوں پہ ہر اِک سمت چراغاں کر دو
فرش تا عرش ہر اِک شے کو درخشاں کر دو
آج کی شب میرے محبوب کی آمد ہو گی

آج دکھلاؤں گا میں خوب ہیں ہوتے کیسے
خوب سے خوب خوش اسلوب ہیں ہوتے کیسے
جو بھی خالق سے ہیں منسوب ہیں ہوتے کیسے
یعنی اللہ کے محبوبؐ ہیں ہوتے کیسے
آج کی شب اسی محبوب کی آمد ہو گی .

جس کی خاطر یہ دو عالم ہیں بسائے میں نے
جس کی خاطر یہ شب و روز بنائے میں نے
دشت و صحرا و سمندر ہیں بچھائے میں نے
لالہ و گل سے گلستاں ہیں سجائے میں نے
آج کی شب اسی محبوب کی آمد ہوگی

جا اے جبریل امین ان کو بلا کے لے آ
سوئے ہیں پیار سے تو ان کو جگا کے لے آ
ناز والے ہیں ذرا ناز اٹھا کے لے آ
بس تو لے آ انہیں پلکوں پہ بٹھا کے لے آ

پہنچے جبریلؑ اسی دَم شہہِ ابرارؐ کے گھر
رکھا آداب کو اِس طرح سے ملحوظِ نظر
مَس کئے پائے مبارک پہ بڑی نرمی سے پر
دھیمی آواز سے کی عرض کہ اٹھئے سرورؐ

آج تو خوشیوں کی بارات کی رات آئی ہے
فیض و برکات و عنایات کی رات آئی ہے
معجزات اور کرامات کی رات آئی ہے
اپنے خالق سے ملاقات کی رات آئی ہے

الغرض اقصیٰ میں نبیوں کی امامت کر کے
تابہٖ افلاک گئے سیر و سیاحت کر کے
کچھ رسولوں کی سرِ راہ زیارت کر کے
مُنتہیٰ پر رکے جبریل یوں منت کر کے

اِس سے آگے کی شہا مجھ میں تو طاقت ہی نہیں
میرے جل جائیں گے پَر مجھ کو اجازت ہی نہیں
یہ جو منزل ہے کسی اور کی قسمت ہی نہیں
آگے بڑھ جایئے اب میری ضرورت ہی نہیں

اب جو لمحات ہیں وہ فکر و نظر سے بالا
عقلِ انسان یہاں عاجز ہے حضورِ والا
پڑا محبوبؐ کا تھا آج محبّ سے پالا
میزباں یکتا تو مہماں بھی تھا کتنا اعلیٰ

رب نے سوچا کہ سماں اور یہ احسن کر دیں
کچھ طویل اور بھی لمحات کا جوبن کر دیں
وہ جو ممکن نہیں اُس بات کو ممکن کر دیں
آج کی رات نہ کیوں وقت کو ساکن کر دیں

اِس طرح جشنِ مبارک کا ہوا تھا آغاز
روبرو اپنے ہی بندے کے ہوا بندہ نواز
خوب نورین کے مابین ہوئے راز و نیاز
لے کے احکامِ شریعت چلا پھر بدرِؐ حجاز

پھر یہ پوچھا گیا محبوبؐ تمنا کیا ہے
آج دِل کھول کے کہہ دے تِرا منشا کیا ہے
جو بھی مانگے گا ملے گا تجھے کھٹکا کیا ہے
مانگ پوری جو نہ کر پائے وہ مولا کیا ہے

عرض کی آپؐ نے اُمت ہی کا ڈر ہے یا رب
ہے گنہگار یہی بات مگر ہے یا رب
اِس کی کوتاہیوں پر میری نظر ہے یا رب
بس اسی بات کا اِس دِل پہ اثر ہے یا رب

حکم ہوتا ہے تجھے دین کی دولت بخشی
دین و دنیا کی، دو عالم پہ حکومت بخشی
حشر کے دِن تجھے نبیوں کی شفاعت بخشی
تیرے صدقے تِری خاطر تیری اُمت بخشی

تیری اولاد تِری آل کو بھی بخش دیا
ہر پریشان و زبوں حال کو بھی بخش دیا
ہر سیہ کار بداعمال کو بھی بخش دیا
تِرے شاعر تِرے اقبالؔ کو بھی بخش دیا
حق نے فرمایا فرشتوں سے یہ اعلاں کر دو

نعت شریف

نام لیواؤں میں ان کے جو مرا نام آیا
رشک پھر اپنے مقدر پہ صبح شام آیا

سخنِ وصفِ محمد ﷺ ہے بڑا اعلیٰ سخن
مجھ کو خالق نے جو بخشا تو مرے کام آیا

منتظر ہوں کبھی آنکھوں سے پلائے ساقی
نہ چھوا سامنے ساغر یا کوئی جام آیا

دی وہ تاثیرِ مسیحائی خدا نے اُن کو
زیرِ لب نام جو آیا اِدھر آرام آیا

نعت گوئی پہ تری خوش ہوئے آقاؐ تیرے
میں تو پھولا نہ سمایا جو یہ پیغام آیا

ساتھ ہوتا ہے خیالِ شہہِ بطحا جب بھی
پھر مقابل میں کوئی رنج نہ آلام آیا

نورِ احمدؐ سے منور ہیں جو سینے اپنے
ہم کو اللہ کی جانب سے یہ انعام آیا

مطمئن قلب ہوا عشقِ نبیؐ کے صدقے
لوحِ قسمت پہ لکھا جب مرا انجام آیا

درِ رحمت نے چُنا مجھ کو بوجہ عصیاں
ورنہ عالم تھا وہاں ہونے کو نیلام آیا

زہے قسمت کہ مجھے دیکھنے آقاؐ آئے
کیسا خادم ہے مرے ہاتھ جو بے دام آیا

یہ تو اقبالؔ کی بخشش کا ہے ساماں جو بھی
حُبِّ احمد میں تجاوز کا ہے الزام آیا

☆☆☆

نعت شریف

فراقِ کوئے نبیؐ میں جو دِل مچلتا ہے
پڑھوں جو نعتِ نبیؐ تب کہیں سنبھلتا ہے

زمانہ مانگے گا خیراتِ نور اس گھر سے
نبیؐ کے عشق کا جس میں چراغ جلتا ہے

یہ چاند تارے چمکتے ہیں تیری مرضی سے
یہ آفتاب ترے اذن سے نکلتا ہے

اے نکتہ چیں ذرا عشقِ رسولؐ کر کے دیکھ
جو دِل کا میل ہے وہ کس طرح پگھلتا ہے

عدوئے سرورِ دیںؐ تو ہے اس سے بھی بد تر
جو دودھ پیتا ہے پھر بھی زہر اگلتا ہے

بشر سمجھ کے جو تعظیم کے لئے نہ جھکا
وہ ناری آج تلک بیٹھا ہاتھ ملتا ہے

درِ رسولؐ پہ آیا ہے پھینک دے کاسہ
یہ وہ مقام ہے جس سے جہان پلتا ہے

درود بھیج نبیؐ پہ سنوار بگڑی ہوئی
یہی وہ سکہ ہے جو لامکاں میں چلتا ہے

نظر تو کیا وہ میری روح کو بھی دھو ڈالے
جو سوزِ عشقِ نبیؐ آنسوؤں میں ڈھلتا ہے

مجھ ایسا عاصی بھی بن جائے نعت گو شاعر
نصیب جس گھڑی اقبالؔ رخ بدلتا ہے

☆☆☆

محمدیؐ ماہیئے

یادوں کے سفینے میں
میں بیٹھ کے جاتا ہوں ہر روز مدینے میں

جب شہر میں جاتا ہوں
میں خاکِ مدینہ سے ماتھے کو سجاتا ہوں

پھر گلیوں میں گھومتا ہوں
ذرے کوئے طیبہ کے آنکھوں سے میں چومتا ہوں

تب آنکھ یہ بھر آئے
ہاں گنبدِ خضریٰ پر جب پہلی نظر جائے

اُس دارِ گرامی میں
یہ زیست گزر جائے آقا کی غلامی میں

پھر جینا یہ جینا ہو
جب آنکھ لگے میری خوابوں میں مدینہ ہو

پلکیں جھکی جاتی ہیں
جب سامنے روضہ کے سانسیں رکی جاتی ہیں

دل چاہے دعا مانگوں
جب سامنے آقا ہیں پھر اور میں کیا مانگوں

کر دے جو کرم ساقی
یہ تشنہ لبی میری ہو جائیگی نم ساقی

مے کش پہ کرم کر دے
اقبالؔ کا پیمانہ خالی ہے اسے بھر دے

☆☆☆

قطعه

سجدہ کر قرآن پڑھ حمد و ثناء کی بات کر
انبیاء کی بات کر کچھ اولیاء کی بات کر
رنگ لانا ہے اگر کچھ اور محفل پر تجھے
مجھ سے شیدائی سے واعظ مصطفیٰؐ کی بات کر

نعت شریف

اسیر عشقِ احمدؐ ہیں دل و جاں جو میں رکھتا ہوں
انہی کی دین ہے یہ دین و ایمان جو میں رکھتا ہوں

یہی ہے آرزو اِس دِل میں پنہاں کہ سدا سر پہ
ہو ظلِ رحمتِ محبوبؐ یزداں جو میں رکھتا ہوں

کبھی دیکھوں رخِ انور تو ہو کر ثبت رہ جائے
ان آنکھوں میں وہ عکس شاہِ خوباںؐ جو مِیں رکھتا ہوں

جو دیکھے گا سمجھ لے گا غلامِ مصطفیٰؐ ہوں میں
مِری حلقہ بگوشی ہے نمایاں جو میں رکھتا ہوں

جزا کے دِن شفاعت آپؐ کی اے چارہ گر لازم
یہی عاصی کے ہر دِل کا ہے ارماں جو میں رکھتا ہوں

محاسن میں بدل جائیں گے صدقے حبِ احمدؐ کے
دریدہ دامنی اپنی میں عصیاں جو میں رکھتا ہوں

صحیفے ثبت ہیں سینے پہ توصیف محمدؐ کے
" کسی کے پاس کیا ہو گا وہ قرآں جو میں رکھتا ہوں "

فرشتو! علم ہے مجھ کو مِری اوقات کا لیکن
جبیں پر خاک طیبہ کی ہے افشاں جو میں رکھتا ہوں

کہا اقبالؔ کی جانب اشارہ کر کے آقاؐ نے
ہے میرے ساتھ اِک میرا ثنا خواں جو میں رکھتا ہوں

☆☆☆

نعت شریف

وقفِ یادِ نبیؐ زندگی ہو گئی
اب مِری بندگی ، بندگی ہو گئی

سبز گنبد اچانک نظر آگیا
جاری پھر آنسوؤں کی جھڑی ہو گئی

مجھ کو اپنا لیا میرے سرکارؐ نے
میری کھوٹی تھی قسمت کھری ہو گئی

در پہ بلوائیں گے اک نہ اک دن نبیؐ
شاخِ امید پھر سے ہری ہو گئی

جب سے مسکن بنا میری سرکار کا
پیدا دل میں عجب روشنی ہو گئی

شور اٹھا یہ محشر میں چاروں طرف
شاہؐ کی ساری اُمت بَری ہو گئی

جب بھی اقبآل نے ان پہ بھیجا درود
اِس کی دربار میں حاضری ہو گئی

☆☆☆

نعت شریف

ذکرِ رسولؐ پاک ہی تسکینِ جان ہے
جس میں مکین آپؐ ہیں دل وہ مکان ہے

شامل ہے جس کی زندگی میں عشقِ مصطفیٰؐ
وہ سرخروئے زیست ہے وہ کامران ہے

جس میں پناہ ملتی ہے ہر کم نصیب کو
شہرِ رسولِ پاکؐ وہ دارالامان ہے

اپنے حبیبؐ کا جو بنایا ہے اُمتی
یہ مغفرت کے واسطے واضح نشان ہے

میں تو وہی کہوں گا کہ مجھ کو ہے جو پتہ
ہیں مہربان آپؐ تو رب مہربان ہے

سنتے ہیں قدسی شوق سے توصیفِ مصطفیٰؐ
لکھی گلوں کے رخ پہ محمدﷺ کی شان ہے

تیری درِ رسولؐ پہ ہوتی ہے حاضری
اقبالؔ مغفرت تری میں کیا گمان ہے

☆☆☆

نعت شریف

منسوب ہے دِل اِس لئے اِس راہ گذر سے
ممکن ہے کہ محبوبِ خدا گزریں ادھر سے

ہر سمت نظر آتے ہیں سرکارؐ کے جلوے
ناظر کوئی دیکھے تو ذرا دِل کی نظر سے

جو کچھ بھی ملا ہے وہ اسی دَر کا ہے صدقہ
جو کچھ بھی ملے گا وہ ملے گا اسی دَر سے

اے شاہِ رُسلؐ مجھ کو زیارت کا شرف بخش
یہ چشمِ گنہگار تری دید کو ترسے

رحمت لئے اٹھتا ہے جو طیبہ کی فضا سے
وہ ابرِ کرم آئے مرے گھر پہ بھی برسے

اُس دور میں بھی آپؐ کی رحمت نے سنبھالا
جس دور میں پانی بھی گزر جاتا ہے سر سے

ہاتھ آیا کسی کے تو اطاعت میں انہی کی
یہ عشقِ محمدؐ ہے جو ملتا نہیں زر سے

لگتا نہیں اقبالؔ کا دل اور کہیں اب
جس دن کا یہ ہو آیا ہے آقاؐ کے نگر سے

☆☆☆

نعت شریف

جہاں کہیں ترا جلوہ دکھائی دیتا ہے
وجودِ باری تعالیٰ دکھائی دیتا ہے

تمہاری چشمِ کرم نے ہے جس کو بھی دیکھا
وہ ذرّہ نور کا دریا دکھائی دیتا ہے

نقاب رخ سے اٹھا دیں تو چشمِ عاشق کو
زمیں پہ چاند اترتا دکھائی دیتا ہے

خدا ہی جانے کہاں تک تِری رسائی ہے
کہ آسماں تِرا رستہ دکھائی دیتا ہے

تِرے کرم نے مجھے اس طرح نواز دیا
کہ مجھ کو کوزے میں دریا دکھائی دیتا ہے

ملی ہے ایسی فضیلت تِری گلی کو جہاں
فقیرِ شہر شہنشہ دکھائی دیتا ہے

وہ جس پہ عشق محمدؐ کی مہر لگ جائے
وہ آدمی بھی فرشتہ دکھائی دیتا ہے

تمہارے شہر سے الفت ہے والہانہ مجھے
کہ خواب میں بھی مدینہ دکھائی دیتا ہے

تو کہنے لگ گیا نعتِ رسولؐ اے اقبالؔ
تمہارا اچھا نصیبہ دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

کیسے لکھ پاؤں تِری نعت مدینے والے
یہ زباں اور تِری بات مدینے والے

دِل کو آئینۂ شفاف بنا دے اِک دم
کر دے جلووں کی وہ برسات مدینے والے

بخش دیجئے مجھے دیوانگی ایسی آقاؐ
آپؐ کا نام لوں دِن رات مدینے والے

جب کسی نے نہ سنی بات تو آ پہنچا ہوں
آنسوؤں کی لئے سوغات مدینے والے

جس کو خالق نے بلا کر ہے زیارت بخشی
وہ فقط آپؐ کی ہے ذات مدینے والے

کر کے رخصت وہ جو باطل کے تھے بادل چھائے
تو نے کی حق کی شروعات مدینے والے

کچھ حقیقت نہیں رکھتی ہے کرم کے آگے
میرے عصیاں کی یہ بہتات مدینے والے

سلسلہ جاری رہے حوصلہ افزائی کا
حاضری دوں بسا اوقات مدینے والے

آسرا کوئی نہیں آپؐ کی رحمت کے سوا
آپؐ ہیں واقفِ حالات مدینے والے

روزِ محشر رہے اقبالؔ ترے زیرِ نگیں
بخش دو اتنی مراعات مدینے والے

☆☆☆

نعت شریف

ہر آن جو رہتا ہوں مدینے کے سفر پر
صد شکر کہ چلنے لگا میں سیدھی ڈگر پر

جو زینۂ معراجِ غلامانِ نبیؐ ہے
سو جان سے قربان میں اُس راہ گزر پر

سر تابہ فلک نور کی چادر سی تنی ہے
جنت بھی فدا ہے مِرے آقاؐ کے نگر پر

کھو جاؤں خیالوں میں تو ہوتا ہوں مدینے
لیتا ہوں حضوری کے مزے بیٹھ کے گھر پر

آئے گا وہ دن بخشیں گے سرکارؐ زیارت
بیٹھا ہوں یہی آس لئے آپؐ کے در پر

اُس رحمتِ عالمؐ کا کہ سایہ بھی نہیں تھا
اور سایۂ رحمت جو ہے اُمت کے ہے سر پر

کرتا ہے محبت بھی تو محبوبِ خدا سے
صد آفریں اقبالؔ تیرے حسنِ نظر پر

☆☆☆

نعت شریف

کُرب چہرے پہ اور عیاں بھی نہ ہو
آہ نکلے بھی اور اثر ہی نہ ہو

دِل کو دِل سے نہ راہ ہو کیسے
کسطرح صبر میں ثمر ہی نہ ہو

ہم تڑپتے ہوں یاد میں ان کی
اور آقاؐ کو کچھ خبر ہی نہ ہو

وقت تھم جائے کاش ان کے بنا
زندگانی مِری بسر ہی نہ ہو

راہ وہ جس پہ مِرے آقاؐ کے
نقشِ پا کے نشان بھی نہ ملیں

ایسی راہوں سے کیا غرض مجھ کو
ایسا رستہ مِری ڈگر ہی نہ ہو

آپؐ آ جائیں خواب میں مِرے
پھر نہ وہ خواب ٹوٹنے پائے

پھر خدا سے کہوں کہ اے مولا
ایسی شب کی کبھی سحر ہی نہ ہو

دِل وہ دریا بنے رہے جس میں
الفتِ مصطفیٰؐ کی طغیانی

وہ سمندر مثالِ جوہڑ ہے
جس میں پیدا کوئی بھنور ہی نہ ہو

آسماں تک اڑا کے لے جائے
مجھ کو میرے خیال کا پنچھی

زادِ راہ یادِ مصطفیٰؐ جو نہ ہو
کہکشاں میری راہگذر ہی نہ ہو

آپؐ یوں انبیا میں لگتے ہیں
جس طرح چاند ہو ستاروں میں

جس طرح کہ گلاب سے بڑھ کے
گُل کوئی جاذبِ نظر ہی نہ ہو

نعت گوئی ہے وہ سخن جس میں
عشقِ احمدؐ ہی قافیہ باندھے

شعر اقبالؔ اپنے آپ آئیں
شاعری کی اگر مگر ہی نہ ہو

☆☆☆

نعت شریف

یہ کون ہے بَن کے ابرِ رحمت دیار ہستی پہ چھا گیا ہے
جو آ کے صحرائے خشک جاں کو حسیں گلستان بنا گیا ہے

جو کفر کا بے کراں سمندر سا موجزن تھا، بھنور میں جس کی
تھی آدمیت کی غرق کشتی اسے کنارے لگا گیا ہے

کوئی تو ہے جس نے بد گمانی سے ہم کو آ کے رہائی دی ہے
کوئی تو ہے جو ہمیں حقیقت کی سلطنت میں بسا گیا ہے

کوئی تو ہے جس نے آ کے فکر و خیال کی روشنی عطا کی
کوئی تو ہے جو گھنیری ظلمت سے جاں ہماری چھڑا گیا ہے

تھا تیرہ بختی کا دور دورہ تھے سر پہ غم کے مہیب سائے
ہمارے سوئے ہوئے نصیبوں کو کوئی آ کر جگا گیا ہے

سمجھ میں جب کچھ نہ آیا اپنی تو غیب سے اک ندا یہ آئی
کہ ایک سادہ سی کملی والا تمہاری بگڑی بنا گیا ہے

جو وحدہٗ لا شریک رب ہے جو خالق کائنات کل ہے
اسی کا محبوبؐ اس کی وحدت کا ہم کو کلمہ پڑھا گیا ہے

حبیبؐ رب بزرگ و برتر ہے داورِ غم شفیع محشر
جو اپنی امت کو بخششوں کی امیدِ واثق دلا گیا ہے

وہ جس نے جینا سکھایا ہم کو وہ جس نے ہم کو شعور بخشا
سراپا رحمتؐ " جو بن کے دھڑکن دلوں کے اندر سما گیا ہے

اچانک اس پہ نظر پڑی جب تو چوم کر اس کو سر پہ رکھا
ہمارا آقاؐ جو دست شفقت ہماری جانب بڑھا گیا ہے

یہ مژدہ اقبالؔ جب ملا تو جہان سارا ہی جھوم اٹھا
ہمیں ضرورت تھی جس نبیؐ کی وہ آج دنیا میں آگیا ہے

☆☆☆

نعت شریف

ترے گیسوؤں کا اسیر ہے
تبھی مطمئن یہ ضمیر ہے

کہ لگا ہوا دلِ زار پہ
تری چشمِ ناز کا تیر ہے

مِرے بادشہ نہیں غیر یہ
ترے در کا ادنیٰ فقیر ہے

وہ جو طوق اس کے گلے میں ہے
کبھی اس پہ سرخ لکیر ہے

وہی اس کی چغلی ہے کھا رہا
جو نشان رمزِ خطیر ہے

کہ یہ اس نبیؐ کا غلام ہے
جو حبیبِؐ ربِ قدیر ہے

یوں بھٹک رہا ہے گلی گلی
اسے جستجوئے امیر ہے

ہے شکستہ پاؤں تھکا ہوا
جو فسردہ جان زہیر ہے

اسے حاضری کا شرف ملے
یہ پریشاں طالبِ میر ہے

اسے لے لو اپنی پناہ میں
کہ یہ آستانہ کبیر ہے

یہ سنا تو مائلِ مغفرت
ہوا رحمتوں کا سفیر ہے

جو کرم کیا مرے شاہ نے
کہاں ملتی ایسی نظیر ہے

یہی کہہ کے اپنا بنا لیا
یہ سند عطائے کبیر ہے

کہ جو ہے یہ شاعرِ نعت گو
یہ ہمارے در کا فقیر ہے

☆☆☆

فریاد

آیا رسولؐ اللہ بڑھی ہے بے کلی دیوانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

جبرِ غالب آ گیا خطے کے ہر اِک شہر پر
یاس کے سائے سے پھر لہرا رہے ہیں دہر پر
کون لکھے سرخیاں اِن اَن گنت افسانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

ظلم کے صیاد نے دنیا پہ پھینکا جال ہے
پھنس کے ایسے رہ گئے اس میں کہ اب یہ حال ہے
جس طرح کشتی کوئی زد میں رہے طوفانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

آج پھر بکھرے ہوئے کانٹے ہیں اک اک گام پر
ظلم ہوتے ہیں بہت انسانیت کے نام پر
ہے بَلی چڑھتی یہاں پر آج بھی انسانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

خوابِ غفلت کے مزے لیتے ہیں ہم مدہوش ہیں
دندناتا پھر رہا ہے کفر اور خاموش ہیں
مر گئے جذبے یہ ہیں کمزوریاں ایمانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

ہاں یہی تو فکر دل کو پارہ پارہ کر گئی
آج کے انساں کی کیا انسانیت ہی مر گئی
چل رہی برچھی ہے حرمت پر تہی دامانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

وہ مجاہد بھی کسی گھر کے ہی ہیں چشم و چراغ
حرمتِ اسلام پر لگنے نہیں دیتے جو داغ
آج بھی قربانیاں جو دے رہے ہیں جانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

جب شہیدوں کی زیارت کیلئے آئیں ملک
ہاں اسی دم لے کے رکھ لیتا ہے تصویریں فلک
ان کے ہونٹوں پر عیاں ہوتی ہوئی مسکانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

ظلم ڈھاتے ہیں عدو جو اسلحے کے زور پر
ہو نہ پائیں گے مسلط وہ کسی بھی طور پر
گر مدد کو آپ آئیں بے سرو سامانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

غم نہ کر اقبالؔ پھر ماحول پلٹا کھائے گا
نعرہ تکبیر پر حق کا علم لہرائے گا
دھجیاں بکھریں گی پھر کفار کے بت خانوں کی
مشعلِ نورِ رسالتؐ لو خبر پروانوں کی

☆☆☆

سلام

يَا نبیؐ سَلام عَليكَ يَا رَسول سَلام عَليكَ
يَا حَبيب سَلام عَليكَ صَلوٰة الله عَليكَ

تم ہی ہو آقا ہمارے　　اور ہم خادم تمہارے
جیتے ہیں تیرے سہارے　　پڑھتے ہیں مل کر یہ سارے
يَا نبیؐ سَلام عَليكَ يَا رَسول سَلام عَليكَ
يَا حَبيب سَلام عَليكَ صَلوٰة الله عَليكَ

ہاتھ اپنے ہم اٹھائیں　　اپنی قسمت آزمائیں

رب سے مانگیں اب دعائیں   سب کے لب پر ہوں صدائیں

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

سامنے روضہ کی جالی   جس میں ہیں دنیا کے والی

بیٹھے اوڑھے کملی کالی   پیش کرتے ہیں سوالی

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

جو مری ہے زندگانی   رنج و غم کی ہے کہانی

آپؐ کی ہو مہربانی   دِل پہ آئے شادمانی

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

قبر کا وہ گھپ اندھیرا   حشر ہی کردے نہ میرا

رحم ہو جائے جو تیرا   رات کو کردے سویرا

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

یہ زمیں ہو آسماں ہو   لامکاں ہو یا مکاں ہو

یہ جہاں ہو وہ جہاں ہو   بس یہی وردِ زباں ہو

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

ہے جو تیرا روضہ نوری   بخش دے اس کی حضوری

دور ہو للہ دوری   آس کردے دِل کی پوری

یا نبیؐ سلام علیکَ یا رسول سلام علیکَ

یا حبیب سلام علیکَ   صلوٰۃ اللہ علیکَ

تمت بالخیر

عقیدت مشتاقی

یہ حقیقت ہے کہ انسان ظہور کائنات سے لے کر آج تک ممدوح یزداں سیدِ انس وجاں آقائے دو جہاں نبی آخر الزماں ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اپنی عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کررہا ہے اور تاقیامت کرتا رہے گا۔

اِس دورِ زوال وانحطاط میں امتِ مسلمہ بالخصوص نوجوانانِ ملت کے قلوب واذھان میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے نعتِ نبیؐ ہی بہترین نسخہ ہے۔

"ہوائے بطحا" کی اشاعت پر میں دِل کی گہرائیوں سے اس کے مصنف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مدحتِ رسولؐ کی اس لازوال کاوش پر جو قابلِ صد ستائش ہے۔ اللہ جل شانہ کے حضور دست بدعا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ محمد اقبال سندھو ملتانی کو اس کا اجرِ عظیم دے اور اِن کے علم وعمل اور زورِ قلم میں اضافہ فرمائے (آمین)

محمد مشتاق قادری

کویت